رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

تار کا پتہ ۔ الفضل قادیان

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

اللہ اکبر

ایڈیٹر
غلام نبی

ترسیل زر
بنام منیجر روزنامہ
الفضل ہو

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

شرح چندہ
پیشگی

سالانہ عہ
ششماہی معہ
سہ ماہی ۱۲؎

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند

الفضل

روزنامہ

قادیان

DAILY
QADIAN.

Digitized by Khilafat Library

۹۸۷۳ جناب سردار بشیر احمد صاحب
اورسیر ۔ سیکشن کھالڑا
Khalra Section براستہ لاہور
(Via Lahore)

جلد ۲۴ | مورخہ ۲۶ شعبان ۱۳۵۵ھ | یوم پنجشنبہ | مطابق ۱۲ نومبر ۱۹۳۶ء | نمبر ۱۱۵

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مسیح ناصری اور مسیح محمدی ایک ہی جوہر کے دو ٹکڑے ہیں

"میں ایسے شخص کا سخت دشمن ہوں۔ کہ جو کسی عورت کے پیٹ سے پیدا ہو کر پھر خیال کرے۔ کہ میں خدا ہوں۔ گو میں مسیح ابن مریم کو اس تہمت سے پاک قرار دیتا ہوں۔ کہ اس نے کبھی خدائی کا دعوےٰ کیا۔ تاہم میں دعوےٰ کرنے والے کو تمام گنہگاروں سے بدتر سمجھتا ہوں۔ میں جانتا ہوں۔ اور مجھے دکھایا گیا ہے کہ مسیح ابن مریم اس تہمت سے بری اور راستباز ہے۔ اور اس نے کئی دفعہ مجھ سے ملاقات کی۔ لیکن ہر ایک دفعہ اپنی عاجزی اور عبودیت ظاہر کی۔ ایک دفعہ میں نے اور اس نے عالم کشف میں جو گویا بیداری کا عالم تھا۔ ایک جگہ بیٹھ کر ایک ہی پیالہ میں گائے کا گوشت کھایا۔ اور اس نے اپنی فروتنی اور محبت میرے پر ظاہر کیا۔ کہ وہ میرا بھائی ہے۔ اور میں نے بھی محسوس کیا۔ کہ وہ میرا بھائی ہے۔ تب سے میں اسکو اپنا ایک بھائی سمجھتا ہوں۔ سو جو کچھ میں نے دیکھا ہے۔ اسکے موافق میرا یہی عقیدہ ہے۔ کہ وہ میرا بھائی ہے۔ گو مجھے حکمت اور مصلحت الٰہی نے اس کی نسبت زیادہ کام سپرد کیا ہے۔ اور اس کی نسبت زیادہ فضل و کرم کے وعدے دیئے ہیں۔ مگر پھر بھی میں اور وہ روحانیت کی رو سے ایک ہی جوہر کے دو ٹکڑے ہیں۔ اسی بناء پر میرا آنا اسی کا آنا ہے۔ جو مجھ سے انکار کرتا ہے۔ وہ اس سے بھی انکار کرتا ہے۔ اس نے مجھے دیکھا۔ اور خوش ہوا۔ پس وہ جو مجھے دیکھتا اور ناخوش ہوتا ہے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ نہ مجھ میں سے اور نہ مسیح ابن مریم میں سے ہے اور مسیح ابن مریم مجھ میں سے ہے۔ اور میں خدا سے ہوں۔ مبارک وہ جو مجھے پہچانتا ہے اور بدقسمت وہ جس کی آنکھوں سے میں پوشیدہ ہوں۔" (مکتوبات احمدیہ جلد سوم ...)

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۰ ۔ نومبر۔ حضرت امیر المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ؛۔

جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ کشمیر سے اور مولانا عبد الرحیم صاحب نیر چنیوٹ سے واپس تشریف لے آئے ہیں ؛۔

افسوس حاجی عبد العزیز صاحب سیالکوٹی والد جناب ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب ریٹائرڈ پرنسپل طبیہ کالج علیگڑھ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے ۹ رنومبر علی گڑھ میں بعمر ۸۰ سال وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آج نعش بذریعہ ریل قادیان لائی گئی۔ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور مرحوم مقبرہ بہشتی میں دفن کئے گئے۔ احباب دعائے مغفرت کریں مرحوم نے ۱۸۹۳ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دست مبارک پر بیعت کی تھی ؛۔

۷۔ نومبر۔ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب۔ حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب اور حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے سید صادق علی صاحب کے مکان کی محلہ دار العلوم میں بنیادی اینٹیں رکھیں۔ اور مع جمعیت دعا فرمائی۔

روزنامہ سیاست لاہور کی اعانت کیلئے اپیل

بست سالہ زندگی میں سیاست اور اس کے مالک پر مصیبتوں کے پہاڑ بارہا ٹوٹے۔ قید و بند، نظر بندی و زباں بندی، آزادیٔ تحریر پر پابندیاں، ضمانتوں کی طلبی و ضبطی، مقدمات کی بھرمار و حرجانوں کا طوفان اور جرمانوں کی بے پناہ بارش کی تفصیل کو اگر بالاختصار بھی بیان کیا جائے تو ایک ضخیم کتاب تیار ہو جا سکے۔

آج پھر سیاست مبتلائے آلام ہے۔ اس کے ایڈیٹر سید عنایت شاہ صاحب قید ہو چکے ہیں۔ اور گیارہ سو پچاس روپے جرمانہ کی سزا الگ ہے۔ اور دوسری طرف حکومت سندھ چھ ہزار روپے (تین ہزار اخبار سے اور تین ہزار پریس سے) کی ضمانت طلب کر لی ہے۔

مالکان سیاست نے عرصہ تک ہر سزا کو خود بھگتا اور ہر تاوان خود ادا کیا لیکن آج ہم علیٰ وجہ البصیرت دست شہادت کہہ سکتے ہیں۔ کہ ان کی مالی حالت اب اس قابل نہیں رہی کہ وہ اس بار گراں کے متحمل ہو سکیں۔ لہٰذا ہم ہر صاحب درد دل سے بصد ادب واصرار عرض کرتے ہیں۔ کہ وہ اس آڑے وقت میں تا بحد امکان خود سیاست کی مالی امداد کریں۔ اگر ۸ کروڑ مسلمانان ہند میں سے صرف ۸ ہزار مسلمان توجہ کریں اور ایک روپیہ فی کس بھی بھیجیں تو سیاست از سر نو زندہ ہو کر مسلمانوں کی حمیت و ہمدردی کا زندہ ثبوت بن سکتا ہے۔ ترسیل زر کا پتہ :- (۱) مینجر روزنامہ سیاست لاہور (۲) میاں محمد یوسف خان مجلس اعانت روزنامہ سیاست لاہور (۳) مسلم بنک آف انڈیا لمیٹڈ لاہور۔ الداعیان الی الخیر :- بائیس ہمدردان سیاست لاہور

رسالہ تعلیم الدین الاسلام

اس نام کا ایک ماہوار رسالہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے سلمہ اللہ تعالیٰ نے تالیف و تصنیف کی اجازت کے بعد جناب مولانا ابوالعطاء مولوی اللہ دتا صاحب جالندھری مولوی فاضل کی زیر نگرانی قادیان سے نکلنا شروع ہوا ہے۔ اس رسالہ کا پہلا دوسرا اور تیسرا نمبر شائع ہو چکا ہے۔ یہ رسالہ ان احباب جماعت کے لئے جو مرکز سے دور دراز علاقہ میں بیٹھے ہوئے بلا دقت و بلا مدد استاد قرآن کریم کا ترجمہ سیکھنا چاہتے ہوں بعینہٖ استاد کا قائم مقام ہے۔ اس رسالہ میں قرآن کریم کا ترجمہ سبقوں کے رنگ میں درج کیا جاتا ہے جس کو ہر ایک معمولی اردو دان مرد و عورت بچہ و بوڑھا بآسانی خود بخود پڑھ کر یاد کر سکتا ہے۔ اور کسی استاد سے پوچھنے کی ضرورت نہیں پڑتی اس رسالہ کی اشاعت نے جماعت احمدیہ کی ایک اہم ضرورت کو پورا کر دیا ہے۔ اب تک سورہ فاتحہ اور نماز کے آٹھ سبقوں کے علاوہ سورہ بقرہ کے ستر سبق بھی شائع ہو چکے ہیں۔ قرآن کے بعد حدیث شریف کی نہایت مشہور و مقبول و معتبر کتاب عمدۃ الاحکام کا لفظی ترجمہ اور تشریح بھی شائع کی جا رہی ہے۔ نیز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض عربی کتابوں و درثمین فارسی کا سلیس اردو ترجمہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام و حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ و حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے فرمودہ فقہ سے متعلق مسائل روزہ بھی شائع ہو رہے ہیں۔ اس رسالہ کا مطالعہ ہر احمدی کے لئے ضروری ہے۔ چندہ بالکل کم یعنی ڈیڑھ روپیہ سالانہ نمونہ کا پرچہ دو آنے کے ٹکٹ آنے پر بھیجا جاتا ہے۔ یہ رسالہ احمدی احباب کے علاوہ غیر احمدی اصحاب کے لئے بھی یکساں مفید ہے۔ چار غیر احمدیوں کے نام جاری کرنے والے سے دو روپیہ سالانہ چندہ بجائے چھ روپیہ کے صرف پانچ روپیہ لیا جائے گا۔ حجم کتابی سائز پر ہر رسالہ کا چوالیس صفحے ہے ملنے کا پتہ :- مینجر رسالہ تعلیم الدین احمدیہ بازار قادیان ضلع گورداسپور

اعلان

مسمی سرور جو رہتاس ضلع جہلم کا رہنے والا ہے۔ میانہ قد۔ ادھیڑ عمر۔ سانولہ رنگ اور داڑھی کے چھوٹے چھوٹے بال رکھتا ہے۔ اپنے آپ کو احمدی ظاہر کرتا ہے اور اپنا رشتہ ملک غلام حسین صاحب رہتاسی سے بیان کرتا ہے اس سے دوست آگاہ رہیں۔ خاکسار سردار شاہ سکرٹری تبلیغ

ایک کارندے کی ضرورت

ایک ایسے تعلیم یافتہ اور کاروبار زمینداری سے واقف کارندے کی ضرورت ہے۔ جو جدید طریق زراعت پر قیمتی شہری رقبہ جات میں نہری اصول کو مد نظر رکھتے ہوئے عمدہ انتظام کرنے کی قابلیت رکھتا ہو۔ تنخواہ حسب لیاقت دی جائیگی درخواست کنندہ محنتی اور دیانت دار ہونا چاہیئے۔

خواہشمند جلد تر اپنی درخواستیں امراء و پریذیڈنٹ صاحبان جماعت ہائے احمدیہ کی تصدیق کے ساتھ نظارت ہذا میں ارسال فرمائیں۔

ناظر امور عامہ۔ قادیان

سرمہ نور (رجسٹرڈ)

سرموں کا سرتاج دنیا میں شہرت حاصل کر چکا ہے قادیان کی بزرگ ہستیاں اطباء و ڈاکٹر و رؤسا۔ امراء پر زور الفاظ میں تصدیقات فرما رہے ہیں۔ قادیان کا قدیمی مشہور عالم اور بے نظیر تحفہ۔ کل امراض چشم میں شرطیہ مفید ہونے کے علاوہ نظر کو بڑھاپے تک قائم رکھنے میں بے نظیر ہے۔ قیمت فی تولہ دو روپے قیمت چھ ماشہ ایک روپیہ

ملنے کا پتہ :- محمد حیات مینجر رفیق حیات قادیان پنجاب

اکسیر البدن کا معجزانہ اثر (رجسٹرڈ)

بلاشبہ دل میں نئی اُمنگ، اعضاء میں نئی ترنگ دماغ میں نئی جولانی پیدا کرنا، کمزور کو زور آور اور زور آور کو شاہ زور، نامرد کو مرد اور مرد کو جوانمرد بنانا اس اکسیر پر ختم ہے۔ نیز یہ اکسیر ملیریا بخار کو روکنے اور اس سے پیدا شدہ کمزوری کو دور کرنے کیلئے اپنی نظیر آپ ہی ہے، ایک ماہ کی خوراک کی قیمت پانچ روپے، محصول ڈاک علاوہ۔

جناب ملک شیر محمد خان صاحب رئیس کوٹ حرمت خان ضلع شیخوپورہ

سے تحریر فرماتے ہیں کہ "میرے جسم میں جسقدر خطرناک عوارض تھے، مثلاً فالج، پسلی کا درد، پیشاب کا جلن سے آنا، الحمد للہ! اکسیر البدن کے ذریعہ سب کو آرام آگیا، آپ جس دیانتداری سے ادویات تیار کرتے ہیں، اس کی اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے، آپ کی ادویات کی تعریف جو اشتہاروں میں درج ہے، ان کے اثرات اس تعریف سے بے انتہا بلند ہیں"

موتی سرمہ کی دھوم!

اکسیر البدن اور موتی سرمہ اکٹھا منگوانے میں محصول ڈاک کم خرچ آئیگا

آج دنیا مان چکی ہے، کہ موتی سرمہ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے، ضعف بصر، ککرے، جلن، پھولا، جالا، خارش چشم، پانی بہنا، دھند، غبار، پڑبال، ناخونہ، گوہانجنی، رتوندا، ابتدائی موتیا بند وغیرہ غرضیکہ یہ سرمہ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے، جو لوگ بچپن اور جوانی میں اس سرمہ کا استعمال رکھتے ہیں وہ بڑھاپے میں اپنی نظر کو جوانوں سے بھی بہتر پاتے ہیں قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنے۔ محصول ڈاک علاوہ

ملنے کا پتہ :- مینجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ، قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

Digitized by Khilafat Library

بعدالت سید نور شاہ صاحب بہادر افسر مال ہوشیار پور

مقدمہ نمبر ۹ سال ۱۹۳۶ء

ہزارہ سنگھ ۔ کرپا ۔ پرسا ۔ پسران عطر سنگھ ذات جٹ سکنہ پنسرہ تھانہ ماہل پور پرگنہ گڑھ شنکر

بنام

گنگا سنگھ ولد نہال سنگھ ۔ دسوندھا سنگھ ولد خوشحال سنگھ ذات جٹ سکنہ مزارعہ ڈینگریاں ۔ بلندا ۔ ڈریا پسران چوہڑ خان ۔ نھتو ۔ چھجو ۔ سوہنا پسران صوبا مساۃ برکت بیوہ بگا ۔ دولت ۔ بابو ۔ چھجو پسران ہمیر خان اقوام راجپوت سکنہ پنسرہ تھانہ ماہل پور ۔ سندر سنگھ ولد فتح سنگھ ۔ رام سنگھ ولد دل سنگھ ۔ بنی سنگھ ولد بور سنگھ عطر سنگھ ولد خزان سنگھ ۔ گنگا سنگھ ولد ہزارہ سنگھ ۔ دلیپ سنگھ ۔ حکم سنگھ پسران کاہن سنگھ اقوام جٹ سکنہ مزارعہ ڈینگریاں ۔ ناماں ولد شبو ۔ ایشر ولد فتح سنگھ جٹ سکنہ پنسرہ ۔ نندہ ولد رام دتہ ذات چمار ۔ فتو ولد رانجھا راجپوت سکنہ پنسرہ تھانہ ماہل پور تحصیل گڑھ شنکر

دعوے دخلیابی موازی ۱۴ کنال ۱۵ مرلہ اراضی کھیوٹ ۹۴ کھتونی ۲۰۰ و ۲۰۹ واقعہ رقبہ پنسرہ بذریعہ منسوخی تبادلہ

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مدعا علیہم مذکورہ بالا تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتے ہیں ۔ اور روپوش ہیں ۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام جملہ مدعا علیہم مذکورہ بالا جاری کیا جاتا ہے ۔ کہ اگر مدعا علیہم مذکورہ بالا بتاریخ ۲۰ ماہ نومبر ۱۹۳۶ء کو بمقام ہوشیار پور حاضر عدالت ہذا نہیں ہوں گے ۔ تو ان کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاویگی

آج بتاریخ ۱۱ ماہ نومبر ۱۹۳۶ء کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا ۔

دستخط حاکم (مہر عدالت)

Digitized by Khilafat Library

گورنمنٹ آف انڈیا سے رجسٹری شدہ

اردو شارٹ ہینڈ صرف دس آسان سبق پر اسپکٹس و نمونہ سبق مفت ۔

اردو شارٹ ہینڈ ٹریننگ کالج بٹالہ ۔ پنجاب

محافظ اٹھرا گولیاں رجسٹرڈ

اولاد کا کسی کو نہ دنیا میں داغ ہو — اس غم سے ہر بشر کو الٰہی فراغ ہو
پھولا پھلا کسی کا نہ برباد باغ ہو — دشمن کا بھی جہاں میں نہ گھر بے چراغ ہو

جن کے بچے چھوٹے ہی فوت ہو جاتے ہوں ۔ یا حمل گر جاتا ہو ۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہوں ۔ اس کو عوام اٹھرا اور اطبار اسقاط حمل کہتے ہیں ۔ اس مرض کے لئے حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب شاہی حکیم کی مجرب محافظ اٹھرا گولیاں اکسیر کا حکم رکھتی ہیں ۔ آپ کی یہ گولیاں ان کے لئے بہت ہی مقبول مجرب اور مشہور ہیں ۔ جو اٹھرا کے رنج و غم میں مبتلا ہیں ۔ کئی خالی گھر آج خدا کے فضل سے بچوں سے بھرے پڑے ہیں ۔ ان گولیوں کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت توانا تندرست اور اٹھرا کے تمام اثرات سے بچا ہوا پیدا ہو کر والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کی راحت ہوتا ہے ۔ قیمت فی تولہ عہ شروع حمل سے آخر رضاعت تک گیارہ تولہ گولیاں خرچ ہوتی ہیں ۔ یکمشت منگوانے پر فی تولہ ایک روپیہ لیا جائے گا ۔

پتہ :۔ عبد الرحمٰن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی قادیان پنجاب

بعدالت سید نور شاہ صاحب بہادر افسر مال ہوشیار پور

مقدمہ نمبر ۱۱ سال ۱۹۳۶ء

ہزارہ سنگھ کرپا ۔ پرسا ۔ پسران عطر سنگھ ذات جٹ سکنہ پنسرہ تھانہ ماہل پور ۔ پرگنہ گڑھ شنکر

بنام

نھتو ۔ ملکھی ۔ جگیری ۔ پسران نکا ذات جٹ سکنہ مزارعہ ڈینگریاں ۔ بلندا ۔ ڈریا پسران چوہڑ خان ۔ نھتو ۔ چھجو ۔ سوہنا پسران صوبا ۔ مساۃ برکت بیوہ بگا ۔ دولت ۔ بابو ۔ چھجو ۔ پسران ہمیر خان ذات راجپوت سکنہ پنسرہ ۔ ناماں ولد شبو ۔ مساۃ ماہوں بیوہ ایشر سنگھ ولد دولا ۔ پرتاپ سنگھ ۔ نند سنگھ پسران گلابا ۔ دریام سنگھ ۔ ہزارہ سنگھ پسران نہال سنگھ ۔ گوپال سنگھ ولد ہٹل سنگھ ۔ چنن سنگھ ۔ لابھ سنگھ پسران محبوب سنگھ اقوام جٹ سکنہ پنسرہ ۔ سندر ولد بیا سنگھ ذات چھینبہ سکنہ مزارعہ ڈینگریاں ۔ نھتو ولد رلا جٹ سکنہ پنسرہ ۔ سردار صاحب گوروت سنگھ ورادھا کشن پسران ہمیر سنگھ ۔ کھیوان کشن ۔ پرکاش رام پسران نرائن سنگھ ۔ جگونت سنگھ بلونت سنگھ پسران جیوا رام شادی لعل ولد نہال سنگھ ۔ مساۃ چندی بیوہ جیکشن ذات کلال سکنہ ہرروال ۔ دلا سنگھ ولد خزانا ذات جٹ سکنہ سعد اللہ پور بڈھواں ۔ درگا داس ۔ جگو پسران لعل جی رام ۔ پسران جس ولد گوندا مل ۔ جتنا داس ۔ ملاوا رام پسران چھجو ۔ لاہوری رام ولد امیاں ذات کھتری سکنہ سعد اللہ پور بڈھواں ۔ میاں چند ۔ چنن پسران گنگو ذات جٹ سکنہ پنسرہ ۔ نہالا ولد ہٹلا مکھیت سنگھ ۔ جگیری ۔ کابل پسران شیرو ۔ اندر ولد رلا ۔ مساۃ عطری بیوہ سندر ۔ روڑا ولد قصدا سنگھ ۔ اقوام جٹ سکنہ پنسرہ ۔ بادا پرس رام خلف سرکھداس ۔ رام کشن ولد لال چند ذات چیدی کھتری سکنہ پوسی ۔ عطر سنگھ ولد کاہن سنگھ ۔ دبل سنگھ ولد اوتم ہرنام سنگھ ۔ وریام سنگھ ۔ نند سنگھ ۔ کرم سنگھ ۔ پسران عطرا ذات جٹ سکنہ پنسرہ تھانہ ماہل پور تحصیل گڑھ شنکر

دعوئی دخلیابی موازی ۴ کنال ۱۶ مرلہ اراضی کھیوٹ ۹۴ کھتونی ۲۰۱ تا ۲۱۲ واقعہ رقبہ پنسرہ بذریعہ منسوخی تبادلہ اراضی مذکور

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مدعا علیہم مذکورہ بالا تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتے ہیں ۔ اور روپوش ہیں ۔ اس لئے اشتہار بنام مدعا علیہم مذکورہ بالا جاری کیا جاتا ہے ۔ کہ اگر مدعا علیہم مذکورہ بالا بتاریخ ۲۰ ماہ نومبر ۱۹۳۶ء کو بمقام ہوشیار پور حاضر عدالت ہذا نہ ہونگے تو ان کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آویگی ۔

آج بتاریخ ۶ ماہ نومبر ۱۹۳۶ء کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا ۔

دستخط حاکم (مہر عدالت)

عید مبارک

کی خوشی میں نصف قیمت پر اپنے کارخانہ کے مندرجہ ذیل مشہور تحفے فروخت کئے جائیں گے ۔ آج ہی آرڈر دے کر فائدہ اٹھائیں :

	اصلی قیمت	رعایتی قیمت
امیرانہ ریشمی مشہدی پشاوری لنگی درجہ خاص	۸ روپے	۴ روپے
" " " درجہ اول	۵ روپے	۲ روپے ۸
امیرانہ چینی سوتی پشاوری لنگی درجہ خاص	۴ روپے	۲ روپے
" " " اول	۲ روپے	ایک روپیہ

چھ لنگیوں کے خریدار کو ایک لنگی مفت انعام

ملنے کا پتہ

علی بھائی اینڈ کمپنی سوداگران لنگی پگڑی لودیانہ پنجاب

Digitized by Khilafat Library

ہندوستان اور ممالکِ غیر کی خبریں

لاہور ۹ نومبر۔ آج آنریبل مسٹر جسٹس منروسنے لالہ ہرکشن لال کے لڑکے مسٹر جیون لال لگا باکی اس اپیل کا جو اس نے ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے فیصلہ کے خلاف دائر کی تھی فیصلہ سنا دیا۔ فاضل جج نے مسٹر جیون لال لگا باکی سزا پانچ سال سے گھٹا کر چار سال کر دی اور جرمانہ پانچ ہزار روپیہ سے دو ہزار روپیہ کر دیا۔ مسٹر جیون لال لگا با کو یہ سزا ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے بھارت انشورنس کمپنی کا تقریباً ۱۹ ہزار روپیہ غبن کرنے کے الزام میں دی تھی۔

لاہور ۹ نومبر۔ ڈاکٹر سیف الدین کچلو نے امرتسر کے مسلم شہری حلقہ سے پنجاب اسمبلی کے لئے امیدوار کھڑا ہونے کا فیصلہ کیا ہے۔

بمبئی ۹ نومبر۔ گذشتہ تین دن سے شہر میں فرقہ دارانہ کشیدگی چونکہ پھر جاری ہو گئی ہے۔ اور بازاروں اور گلیوں میں بے خبر راہگیروں پر اکے دکے حملوں کی وارداتیں ہو رہی ہیں۔ اس لئے چیف پریذیڈنسی مجسٹریٹ نے زیر دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری کرفیو آرڈر کا نفاذ کر دیا ہے۔ اس کے رو سے فساد زدہ علاقہ کے بازاروں میں لوگوں کا پھرنا اور پانچ اشخاص کا ایک جگہ جمع ہونا ممنوع قرار دیا گیا ہے۔ کرفیو آرڈر رات کے دس بجے سے صبح کے چھ بجے تک رہے گا۔ ابھی تک ۹ حملوں کی اطلاع ملی ہے۔ لوگوں پر خوف و ہراس طاری ہے۔

کلکتہ ۹ نومبر۔ آج بنگال کونسل میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے ہوم ممبر نے بتایا کہ اس وقت جیلوں اور نظر بندوں کے کیمپوں میں نظر بندوں کی کل تعداد ۹۰۵ ہے اور گھروں میں ۱۲۴۹ اشخاص نظر بند ہیں۔ گذشتہ دو سالوں میں پانچ نظر بندوں نے خودکشی کی۔ اور دو نظر بند پاگل ہو گئے۔ جن میں سے ایک کو صحتیاب ہونے پر چند شرائط کے ماتحت رہا کر دیا گیا۔

لنڈن ۸ نومبر۔ لنڈن کی ہسپانوی سفارت گاہ نے جو بیان شائع کرایا ہے اس میں اس بات کا دعویٰ کیا گیا ہے کہ میڈرڈ پر ابھی تک سرکاری فوجیں قابض ہیں۔ اگرچہ یہ بھی درست ہے کہ شہر کے قرب و جوار میں زبردست لڑائی ہو رہی ہے لنڈن کی ایک خبر مظہر ہے کہ سرکاری فوجیں میڈرڈ کے ڈیفینس میں زہریلی گیس کے بم استعمال کر رہی ہیں۔

پشاور ۹ نومبر۔ سر عبدالقیوم نے سرحدی کونسل میں ایک ریزولیوشن پیش کیا ہے جس کا مفاد یہ ہے کہ خان عبدالغفار خان پر جو پابندیاں عائد ہیں انہیں ہٹا دیا جائے اور صوبہ سرحد میں انہیں غیر مشروط داخلہ کی اجازت دی جائے۔ علاوہ ازیں آئندہ انتخابات میں انہیں غیر مشروط طور پر شمولیت کی اجازت دی جائے۔ اس ریزولیوشن پر ۱۲ نومبر کو زیر بحث ہوگی۔

لاہور ۹ نومبر۔ مسٹر ڈول کشور ایڈوکیٹ ہائی کورٹ پنجاب۔ جودھپور ہائی کورٹ کے چیف جج مقرر کئے گئے ہیں۔

راولپنڈی ۸ نومبر۔ رائے صاحب لالہ منشو رام صاحب مجسٹریٹ درجہ اول راولپنڈی کو ان کے عہدہ سے تبدیل کر کے آئندہ انتخابات اسمبلی کے لئے الیکشن افسر مقرر کیا گیا ہے۔

لاہور ۹ نومبر۔ آج پنجاب لیجسلیٹو کونسل میں دو بل منظور ہوئے۔ ایک سرکاری بل تھا جس کا منشا ایکٹ ترقی قصبات پنجاب میں ترمیم کرنا ہے۔ اس ترمیم کی ضرورت لاہور میونسپل کمیٹی کے تعطل کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے کیونکہ اس ایکٹ میں اب تک یہ درج تھا کہ امپروومنٹ ٹرسٹ سات ممبروں پر مشتمل ہوگا۔ جن میں سے تین متعلقہ میونسپل کمیٹی کے ممبر ہونگے۔ لیکن چونکہ اب لاہور میونسپل کمیٹی موجود نہیں۔ اس لئے نئی ترمیم کے مطابق حکومت نے تمام ممبروں کا تقرر اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے۔ دوسرا بل ایکٹ انتقال اراضی میں ایک ترمیم کرنے کے لئے خان بہادر مشتاق احمد صاحب گورمانی نے پیش کیا اس بل کا منشا یہ ہے کہ زمینداروں کی اراضی کو ایکٹ انتقال اراضی کے ماتحت جو تحفظ حاصل ہے۔ وہ ان درختوں کو بھی حاصل ہو جو زمین پر ایستادہ ہوں رائے شماری پر یہ بل ۴۸ اور ۱۰ آراء کے تناسب سے پاس ہو گیا۔

نئی دہلی ۹ نومبر۔ آل انڈیا فلسطین کانفرنس کا اجلاس کل رات کو ہوا۔ جس میں یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ احتجاجی طور پر ملک معظم کے آئندہ جشن تاج پوشی میں کوئی حصہ نہ لیا جائے۔ برطانوی مال کا مقاطعہ کیا جائے۔ اور اگر فلسطین کا مسئلہ تسلی بخش طریق پر حل نہ کیا گیا تو آئندہ جنگ میں برطانیہ کو آدمی اور روپیہ سے امداد نہ دی جائے۔ نیز کانفرنس نے غیر سرکاری آزاد مسلمانوں سے اپیل کی۔ کہ وہ اپنے اثر و رسوخ سے کام لیں۔ تاکہ فلسطین کا مسئلہ جلد اور باحسن وجوہ طے ہو جائے اور ۲ دسمبر کو "یوم فلسطین" منایا جائے۔

لنڈن ۸ نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت برطانیہ و فرانس اس فیصلہ پر متحد ہو گئی ہیں کہ میڈرڈ کی شکست کے بعد جنرل فرینکو کی حکومت کو تسلیم نہ کیا جائے اور وہی حکمت عملی اختیار کی جائے جو ادیس آبابا کے معاملہ میں اختیار کی گئی تھی۔

پٹنہ ۹ نومبر۔ پٹنہ یونیورسٹی کے فیلو مسٹر محمود شیر یونیورسٹی سینیٹ کے اگلے اجلاس میں یہ قرارداد پیش کرنے والے ہیں۔ کہ یونیورسٹی کے امتحانوں میں فوجی نصاب بھی مقرر کیا جائے۔ نیز یہ بھی کہ سینیٹ کے ممبروں کی ایک کمیٹی بنائی جائے جو اس بات پر غور کرے کہ طلباء میں فوجی ٹریننگ کا شوق کس طرح پیدا ہو سکتا ہے۔

پشاور ۹ نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ صوبہ سرحد کے آنریری مجسٹریٹوں اور سب ججوں سے حکومت نے دریافت کیا ہے کہ آیا ان کے رشتہ دار آئندہ اسمبلی کے انتخابات میں حصہ لے رہے ہیں؟ باخبر حلقوں کا بیان ہے کہ انتخابات میں حصہ لینے کی وجہ سے ان کے اختیارات واپس لے لئے جائیں گے۔

لنڈن ۹ نومبر۔ میڈرڈ کی جنگ میں باغی افواج نے مقابلہ کے لئے بہت سی خندقیں کھود رکھی ہیں۔ لیکن ابھی تک دریا کو عبور نہیں کیا گیا اور نہ ہی کسی اہم پل پر وہ قابض ہوئے ہیں۔

لنڈن ۹ نومبر۔ جنوبی افریقہ کے وفد کے ایک رکن نے اعلان کیا ہے کہ جو کچھ میں نے ہندوستان میں دیکھا ہے اس کی وجہ سے میں برطانوی استعماریت کا شدید دشمن ہو گیا ہوں۔ کیونکہ برطانوی امپیریلزم ہندوستان کا خون چوس رہا ہے۔

ماسکو (بذریعہ ڈاک) روس کے مشہور لیڈر پروفیسر لائسنکو نے حال میں اپنے زراعتی فارم میں ایک موسم میں گیہوں کی دو فصلیں پیدا کرنے کا کامیاب تجربہ کیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ آئندہ سال ایک موسم میں دو فصلیں پیدا کرنے کی کوشش وسیع پیمانہ پر کی جائیگی۔

الہ آباد ۸ نومبر۔ مسٹر جسٹس اوپا شنکر باجپائی اور مسٹر جسٹس گنگا ناتھ جج ہائی کورٹ الہ آباد کی ملازمت کی مدت عنقریب ختم ہونے والی ہے۔ لیکن معلوم ہوا ہے کہ ان کے عہد ملازمت میں توسیع کر دی جائے گی۔

قاہرہ (بذریعہ ہوائی ڈاک) ازہر یونیورسٹی کا وفد ۴ نومبر کو پورٹ سعید سے عازم ہندوستان ہو گیا ہے اور ۱۲ نومبر کو ہندوستان پہنچے گا۔ یہ وفد ہندوستان کے اچھوتوں میں اسلام کی تبلیغ کرنا چاہتا ہے۔

مدراس ۸ نومبر۔ حال ہی میں ضلع گنتور میں طوفان کی وجہ سے عوام کو جو نقصان پہنچا۔ اس کے پیش نظر حکومت نے کلکٹر کو اختیار دیا ہے۔ کہ وہ بلا زدگان کی امداد کے لئے ۱۰ ہزار روپیہ خرچ کر دے۔

دہلی ۸ نومبر۔ ٹرانسپورٹ ایڈوائزری کونسل کے مشورہ کے مطابق نیز صوبائی حکومتوں کی رائے دریافت کرنے کے بعد حکومت ہند نے ایک کمیٹی مقرر کی ہے جو [illegible]

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔ (ایڈیٹر: غلام نبی)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق اطلاع

نبی سررود ۹ نومبر ۳۶ء۔ الفضل کا نامہ نگار بذریعہ تار اطلاع دیتا ہے۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کل نبی سررود سٹیشن پر مع الخیر پہونچ گئے۔ احمد آباد اسٹیٹ کے مینیجر صاحب سٹیشن پر موجود تھے۔ حضور گھوڑے پر سوار ہو کر احمد آباد تشریف لائے۔ حضور کی قیامگاہ کو باآرام بنانے کی پوری کوشش کی گئی تھی۔ اور خوبصورت گیٹ بھی بنایا گیا تھا جس پر مختلف ماٹو لگے ہوئے تھے۔

حضور کو گذشتہ رات کھانسی کے شدید حملوں کی شکایت رہی۔ جس سے گلے کی تکلیف میں اضافہ ہو گیا۔

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۹ نومبر ۱۹۳۶ء تک بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب دستی و بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے۔

تحریری بیعت

۱۸۷۸	پی ٹی زین العابدین صاحب	مالابار
۱۸۷۹	پی۔ این۔ امیچی کویا	"
۱۸۸۰	فتح دین صاحب	سیالکوٹ
۱۸۸۱	فضل محمد صاحب	منٹگمری
۱۸۸۲	ستان بی بی صاحبہ	سرگودھا
۱۸۸۳	غلام حسین صاحب	ہوشیارپور
۱۸۸۴	محمد ابراہیم صاحب	سیالکوٹ
۱۸۸۵	ابراہیم صاحب	گورداسپور
۱۸۸۶	محبوب عالم صاحب	"
۱۸۸۷	جیون صاحب	گجرات
۱۸۸۸	اللہ دتا صاحب	"
۱۸۸۹	سردار بیگم صاحبہ	"
۱۸۹۰	مسماۃ بھولی صاحبہ	شاہ پور
۱۸۹۱	محمد علی صاحب	حیدرآباد سندھ
۱۸۹۲	غلام محمد صاحب	گجرات
۱۸۹۳	نذیر احمد صاحب	لاہور
۱۸۹۴	برکت علی صاحب	"
۱۸۹۵	اللہ رکھی صاحبہ	سیالکوٹ
۱۸۹۶	رسول بیگم صاحبہ	"
۱۸۹۷	طالع بی بی صاحبہ	"
۱۸۹۸	دولت بی بی صاحبہ	"
۱۸۹۹	فتح دین صاحب	"

دستی بیعت

۱۹۰۰	نکّی صاحبہ	گورداسپور
۱۹۰۱	ایک صاحب	کراچی
۱۹۰۲	محمد علی صاحب	سہارنپور

Digitized by Khilafat Library

مَنْ اَنْصَارِیْ اِلَی اللہ

(رقم فرمودہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ)

۱۔ صدر انجمن احمدیہ اس وقت سخت مالی پریشانی میں سے گزر رہی ہے۔ احباب کو چاہیئے اپنے چندوں کی باقاعدہ ادائیگی کی طرف اور اگر بقائے ہوں۔ تو ان کی ادائیگی کی طرف توجہ کریں۔

۲۔ اب تک تحریک جدید کا چندہ گزشتہ سال کی نسبت بہت کم وصول ہوا ہے۔ حالانکہ وعدہ زیادہ تھا۔ وعدہ کے لحاظ سے دس ہزار کی گزشتہ سال سے کمی ہے۔ حالانکہ مومن کا قدم پیچھے نہیں پڑتا۔ جن دوستوں نے اب تک چندہ ادا نہیں کیا۔ وہ توجہ کریں۔

۳۔ جو دوست خود ادا کر چکے ہیں یا اکثر حصہ ادا کر چکے ہیں وہ جماعت کے دوسرے دوستوں کو اس طرف توجہ دلائیں۔ لوگ سینما اور کھیلوں کے لئے اپنے ضروری کام چھوڑ دیتے ہیں۔ کیا مومنین خدا تعالےٰ کے کام کے لئے اپنے اوقات کا ایک حصہ خرچ نہ کرینگے؟

۴۔ جن دوستوں کے دل میں اس کام کی خواہش ہو۔ اور انہیں ان بھائیوں کے نام نہ معلوم ہوں جنہوں نے ابھی تک کل یا اکثر چندہ ادا کرنا ہے۔ اپنے علاقہ کی فہرست دفتر تحریک سے منگوالیں۔

۵۔ اماموں کو چاہیئے۔ خطبات میں ان فرائض کی طرف جماعت کو توجہ دلاتے رہیں۔

خاکسار۔ مرزا محمود احمد (۱۳ اکتوبر ۱۹۳۶ء)

جناب خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب کلکتہ میں

کلکتہ ۸ نومبر۔ بذریعہ ڈاک۔ جناب خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر بیت المال صدر انجمن احمدیہ قادیان بنگال پراونشل احمدیہ کانفرنس برہمن بڑیہ کی صدارت کے بعد ۴ نومبر ۱۹۳۶ء کی صبح کو کلکتہ پہنچے۔ جماعت احمدیہ کلکتہ نے آپ کا سیالدہ سٹیشن پر شاندار استقبال کیا اور پھولوں کے ہار پہنائے۔ دوستوں سے مصافحہ کرنیکے بعد جناب امیر صاحب جماعت احمدیہ کلکتہ کے ہمراہ موٹر پر ان کی کوٹھی واقع ۳۴ نمبر ... لین میں تشریف لے گئے۔ جہاں جماعت کے لوگ آپ سے وقتاً فوقتاً ملتے رہے۔

نماز جمعہ آپ نے پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں تحریک جدید کے مطالبات کو بڑی وضاحت کے ساتھ بیان کیا۔ اور ان کے عملی پہلو کی ضرورت اور فوائد کی طرف جماعت کو توجہ دلائی۔

جماعت احمدیہ کلکتہ نے ۶ نومبر کی شام کو جناب ناظر صاحب موصوف کے اعزاز میں ایک سادہ بے تکلف ٹی پارٹی دی اور سپاسنامہ پیش کیا۔ جس میں آپ کی قابلیتوں اور جلیل القدر خدمات کا۔ اور جماعت کی ضرورتوں کا بیان اور ان کے پورا کرنے کی تدابیر کا ذکر تھا۔ جناب ناظر صاحب نے ایڈریس کا جواب دیتے ہوئے فرمایا۔ وہ ہمارے ۴۵ مطالبات کو صدر انجمن احمدیہ کے سامنے پیش فرمائینگے۔ اور جہاں تک ممکن ہوگا۔ وہ خود بھی کوشش فرمائینگے۔ اسکے بعد آپ نے گزشتہ اکتوبر کی مجلس مشاورت کے فیصلوں کی طرف جماعت کو توجہ دلائی اور ان میں حصہ لینے کیلئے ہر ایک ممبر سے پرزور اپیل کی ساڑھے دس بجے رات یہ جلسہ ختم ہوا۔

۷ نومبر کی رات کو آپ ڈیرہ دون ایکسپریس سے بنارس و لکھنؤ ہوتے ہوئے قادیان کے لئے روانہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲۶ شعبان ۱۳۵۵ھ

فلسطین کانفرنس کا خطبہ صدارت

Digitized by Khilafat Library

فلسطین میں یہود کے داخلہ کی وجہ سے اہل فلسطین جن مشکلات میں مبتلا ہو چکے ہیں۔ ان کے متعلق ہماری دلی خواہش ہے۔ کہ وہ دُور ہوں۔ اور اہل فلسطین کو امن کا سانس لینے کا موقع ملے۔ اور صریح ناانصافی کا قلع قمع ہو۔ لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ حال میں مسلمانوں نے جو فلسطین کانفرنس زیر صدارت سید سلیمان صاحب ندوی دہلی میں منعقد کی ہے۔ اس میں کوئی ایک بات بھی تو ایسی نظر نہیں آتی۔ جس کا معاملات فلسطین پر مسلمانوں کے نقطہ نگاہ سے کوئی مفید اثر پڑ سکے۔ البتہ صاحب صدر نے اپنے خطبہ میں بعض ایسی باتیں ضرور بیان کی ہیں۔ کہ مسلمان اگر ان پر غور کریں۔ تو بہت کچھ فائدہ اٹھا سکتے اور اپنے مستقبل کو شاندار بنا سکتے ہیں مثلاً انہوں نے ارض موعودہ یعنی فلسطین کی بزرگی وعظمت بیان کرتے ہوئے فرمایا "خدا کا وعدہ ابراہیمؑ کی اولاد سے تھا۔ جن میں بنو اسمٰعیل اور بنو اسحاق دونوں داخل تھے۔ اور یہ وعدہ ایک شرط کے ساتھ مشروط تھا۔ یعنی وہ جب تک خدا کی تابعداری کرتے رہیں گے۔ یہ زمین ان کی وراثت رہے گی۔ اور جب وہ اس سے سرتابی کریں گے۔ تو ان سے چھین لی جائے گی۔"

اس کے بعد ارض موعودہ کی صورت انہوں نے یہ بیان کی۔ کہ "جس سرزمین کی بزرگی اور عظمت ساڑھے تین ہزار سال ہوئے کہ ایک خدائی وعدہ سے وابستہ ہے۔ وہ انیس برس ہوتے کہ وہ ایک بندہ (بالفور) کے سیاسی وعدہ سے وابستہ ہو گئی ہے۔ وہ ارض موعودہ جس کا وعدہ خدا نے حضرت ابراہیمؑ کی اولاد سے فرمایا تھا۔ اس کا وعدہ حکومت برطانیہ نے یہود سے کر لیا ہے۔ اور اس طرح ربانی وعدہ کی ارض موعودہ اب سیاسی وعدہ کی ارض موعودہ بن گئی۔"

مطلب بالکل صاف اور واضح ہے کہ جس طرح ارض موعودہ حضرت ابراہیمؑ کی اولاد سے جو حضرت اسحاقؑ کی نسل سے تھی سے لی گئی تھی۔ اسی طرح اب حضرت ابراہیمؑ کی اس اولاد سے جو حضرت اسمٰعیلؑ کی نسل سے تھی چھین لی گئی ہے۔ اور چونکہ اس ارض موعودہ کی تولیت کا وعدہ اس شرط کے ساتھ مشروط تھا۔ کہ جب تک خدا کی تابعداری کرتے رہیں گے۔ یہ زمین ان کی وراثت رہے گی۔ اور جب وہ اس سے سرتابی کرینگے۔ تو ان سے چھین لی جائیگی۔ اس لئے ثابت ہوا۔ کہ یہ اس شرط کو پورا نہ کرنے کا نتیجہ ہے۔

ان حالات میں صاف ظاہر ہے۔ کہ فلسطین کی ارض موعودہ کی وراثت بنو اسمٰعیل کو دلانے کا بہترین ہی نہیں۔ بلکہ واحد ذریعہ یہی ہے۔ کہ اہل فلسطین کو پھر اسی شرط کے پورا کرنے کی طرف توجہ دلائی جائے۔ جس کے پورا نہ کرنے کی وجہ سے وہ اس وراثت سے روز بروز محروم ہوتے جا رہے ہیں۔ اور جو یہ ہے کہ خدا تعالےٰ کی تابعداری کریں۔ اور اس سے سرتابی نہ کریں۔ کیونکہ جب یہ شرط ان میں پائی جائے گی۔ جو خود اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ ہے۔ تو یقیناً اس کا وہ وعدہ پھر پورا ہو جائے گا۔ جو اس شرط کے ساتھ مشروط ہے۔

سید سلیمان صاحب ندوی نے اس بات کو "عجیب" قرار دیا ہے۔ کہ وہ سرزمین جس کی بزرگی ایک خدائی وعدہ سے وابستہ ہے۔ وہ انیس برس ہوتے ایک بندہ کے سیاسی وعدہ سے وابستہ ہو گئی ہے۔ حالانکہ جب ان کو تسلیم ہے۔ کہ اس کی وراثت ایک شرط کے ساتھ مشروط تھی۔ تو بات بالکل صاف ہے۔ کہ شرط پوری نہ کرنے کی وجہ سے وراثت بھی چھن گئی۔ اس کے مقابلہ میں عجیب بات یہ ہے۔ جس وجہ سے یہ وراثت چھنی مگر اس کو دور کرنے کا تو ذکر تک نہیں کیا جاتا اور خواہ مخواہ اس قسم کے دعوے کئے جا رہے ہیں۔ کہ "مسلمانوں کے لئے یہ ناممکن ہے۔ کہ وہ اس سرزمین کے ایک چپہ کو کسی غیر کی حکومت کے زیر سایہ دیکھ سکیں۔" حالانکہ کہنا یوں چاہیئے۔ کہ جب تک مسلمان اس شرط کو پورا نہ کریں گے جو خدا تعالےٰ نے اس سرزمین کے متعلق رکھی ہوئی ہے۔ اس وقت تک ایک چپہ زمین پر بھی ان کی حکومت نہ قائم ہوگی

ایک اور بات سید سلیمان صاحب نے یہ بیان فرمائی ہے۔ کہ یہ کون نہیں جانتا۔ کہ فلسطین کی سرزمین یہودی عیسائی اور مسلمان تینوں مذاہب والوں کی نظروں میں یکساں مقدس ہے۔ مگر اس کے ساتھ اس واقعہ کو بھلا دیا جاتا ہے۔ کہ ان تینوں میں وُہ قوم جو سارے انبیاء علیہم السلام کے ساتھ یکساں عقیدت رکھتی ہے۔ وُہ صرف مسلمان ہیں۔"

بے شک ارض مقدس کی تولیت کا حق فائق ثابت کرنے کی یہ بھی ایک صورت ہے۔ مگر انہیں یہ بھی معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ وہ لوگ جنہوں نے ابھی تک خدا تعالیٰ کے اس مامور اور مرسل کو قبول نہیں کیا۔ جس کی آمد کی وضاحت کے ساتھ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خبر دے چکے ہیں۔ جسے اپنی زبان مبارک سے نبی اللہ قرار دے چکے ہیں۔ اور جس کی بعثت کی تمام علامات پوری ہو چکی ہیں وہ سارے انبیاء علیہم السلام سے یکساں عقیدت رکھنے کا دعوےٰ کیونکر کر سکتے ہیں۔ یہ دعوےٰ تو انہی کو زیب دیتا ہے۔ جنہوں نے خدا تعالےٰ کے فرستادہ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے خادم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قبول کیا۔ اور جو اس بات کے لئے ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں۔ کہ اہل فلسطین کو بھی یہ سعادت حاصل ہو جائے۔ تا خدا تعالےٰ کے وعدہ کے مطابق ارض موعودہ کی وراثت صحیح معنوں میں ان کو حاصل ہو۔

پس جہاں اس بات کی ضرورت ہے کہ مسلمانان فلسطین کے ساتھ ناانصافی اور زیادتی کرنے والوں کو بتایا جائے کہ ان کا طریق عمل آئین عدل وانصاف کے مطابق نہیں۔ وہاں یہ بھی کوشش کی جائے۔ کہ وہ سبب جو ارض موعودہ کی وراثت سے محروم کر رہا ہے۔ اس کا ازالہ کیا جائے اور نہ صرف خود خدا تعالےٰ کی تابعداری کریں۔ اور اس سے سرتابی نہ کریں۔ بلکہ اہل فلسطین کو بھی یہی سبق پڑھائیں۔ اور نہ صرف سبق پڑھائیں۔ بلکہ اس کے مطابق عمل کرائیں ؂

ہندو دھرم کسی کو جذب نہیں کر سکتا

جب یہ کہا جاتا ہے۔ کہ ہندو دھرم میں نہ تو کسی دوسرے مذہب کے انسان کو جذب کرنیکی طاقت ہے اور نہ ہندوؤں کا طریق عمل ایسا ہے کہ کوئی خوددار انسان ان میں ٹھہر سکے۔ تو آریہ صاحبان شور مچا دیتے ہیں۔ کہ یہ غلط اور بالکل غلط ہے۔ لیکن حال میں دیوتا سروپ بھائی پرمانند نے ہندوؤں کے ایک بہت بڑے جلسہ میں اقرار کیا ہے۔ کہ "ہندوؤں کے اندر جذب کرنیکی ہمت نہیں ہے اگر کوئی مسلمان ہندو ہو جائے۔ تو اس سے میل جول کرنیکے لئے تیار نہیں ہوتے۔ اسے رشتہ ناطہ دینے کے لئے تیار نہیں۔" واقعات کے ساتھ اس

Digitized by Khilafat Library

کیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وحی "وحیٔ نبوت" نہ تھی؟

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف مولوی محمد علی صاحب کے قیاسات

انسان جب کسی ایک امر حق کو چھوڑ بیٹھتا ہے۔ تو اُسے کئی دوسری صداقتوں سے بھی ہاتھ دھونے پڑتے ہیں۔ یہی حال ہمارے غیر مبایع دوستوں کا ہوا۔ منجملہ کئی اور امور کے اس وقت میں صرف اس امر کے متعلق گفتگو کرنا چاہتا ہوں کہ آیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وحی "وحی نبوت" ہے۔ یا نہیں۔ یعنی کیا آپ کی وحی ان علامات کی حامل ہے جن کا ایک نبی کی وحی میں پایا جانا ضروری ہے۔

مولوی محمد علی صاحب کا خیال

مولوی صاحب اپنی تصنیف "النبوۃ فی الاسلام" ایڈیشن دوم صـ۱۰۸ پر تحریر فرماتے ہیں:-

"نبی اور غیر نبی کی وحی میں یہ فرق ہے۔ کہ غیر نبیؑ پر وحی جبرئیل علیہ السلام لے کر نہیں آتے۔ اور نبیؑ کی وہ وحی متلو جو اس کی کتاب کہلاتی ہے۔ جو بطور اصل کے لوگوں کی ہدایت کے لئے اس پر نازل ہوتی ہے۔ وہ صرف وہی وحی ہوتی ہے۔ جو بذریعہ جبرئیل اس پر اتاری جاتی ہے۔ پس یہی حدِ فاصل ہے۔ جو نبی اور غیر نبی کی وحی میں امتیاز قائم کرتی ہے"

یہ عبارت دراصل ایک معمہ ہے۔ جو نہ خود مولوی صاحب سے حل ہوا اور نہ کسی اور سے حل ہوگا۔ کیونکہ مولوی صاحب کی یہ تحریر ایسی ہی حق سے دُور ہے جیسے عقل کوتے سے۔

مولوی محمد علی صاحب حضرت مسیح موعود کے خلاف

دیکھئے۔ اول تو مولوی صاحب فرماتے ہیں "غیر نبی پر وحی جبرئیل نہیں لاتے"۔ مگر یہ ایک ایسا غلط اصل ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے بالکل مخالف ہے۔ کیونکہ حضور کئی جگہ تحریر فرما چکے ہیں۔ کہ وحی جاری ہے اور اس کا لانا جبرئیل کے سپرد ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں

"یہ خیال مت کرو۔ کہ خدا کی وحی آگے نہیں۔ بلکہ پیچھے رہ گئی ہے۔ اور روح القدس اب اتر نہیں سکتا۔ بلکہ پہلے زمانوں میں اتر چکا۔ اور میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ ہر ایک دروازہ بند ہو جاتا ہے۔ مگر روح القدس کے اُترنے کا کبھی دروازہ بند نہیں ہوتا"۔ (کشتی نوح صـ۲۲)

اب ایک طرف تو مولوی صاحب کے اس خیال کو مدنظر رکھئے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔ اور دوسری طرف یہ کہ جبرئیل غیر نبی پر وحی نہیں لاتا۔ پس صاف نتیجہ یہ نکلیگا۔ کہ جبرئیل اب تا قیامت کسی پر وحی الٰہی کے ساتھ نزول نہیں فرمائیں گے۔ مگر اس کے خلاف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان پاک اور رُوح افزا الفاظ کو مطالعہ فرمایئے۔ جن میں حضور بشارت دے رہے ہیں۔ کہ وحی الٰہی کا سلسلہ جاری ہے۔ اور روح القدس (جبرئیل) کا نزول ہرگز بند نہیں ہوا۔

وحی الٰہی کا لے جانا جبرئیل کا کام ہے

اس میں تو غیر مبایعین کو بھی شک نہیں۔ کہ سلسلۂ وحی الٰہی تا قیامت جاری و ساری ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ "قرآن شریف پر تو شریعت ختم ہو گئی۔ مگر وحی ختم نہیں ہوئی۔ کیونکہ وہ سچے دین کی جان ہے۔ جس دین میں وحی الٰہی کا سلسلہ جاری نہیں۔ وہ دین مُردہ ہے اور خدا اس کے ساتھ نہیں"۔ (کشتی نوح حاشیہ صـ۲۲)

اب سوال یہ ہے۔ کہ آیا وحی کا لانا جبرئیل کا کام ہے۔ یا کسی اور فرشتہ کا۔ اگر تو جبرئیل کے سوا یہ کام کسی اور فرشتہ مقرب کے سپرد ہے۔ تو ہم یہ کہنے میں حق بجانب ہونگے کہ فلاں وحی جبرئیل لایا۔ اور فلاں وحی فلاں فرشتہ مقرب۔ لیکن اگر وحی الٰہی کا بندوں تک پہنچانا صرف اور صرف حضرت جبرئیل علیہ السلام کے سپرد ہے۔ تو اس صورت میں ہمارا یہ بحث کہ فلاں وحی جبرئیل کے ذریعہ نازل ہوئی۔ اور فلاں اس کے ذریعہ نازل نہیں ہوئی۔ بالکل عبث اور لغو ہوگا۔

اب آیئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریروں سے اس کی تحقیق کریں۔ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"یہ عالم اپنے جمیع قوائے ظاہری و باطنی کے ساتھ حضرت واجب الوجود کے لئے بطور اعضاء کے واقعہ ہے۔ اور ہر ایک چیز اپنے محل اور موقعہ پر اعضاء کا کام دے رہی ہے۔ اور ہر ایک ارادہ خدا تعالےٰ کا انہیں اعضاء کے ذریعہ سے ظہور میں آتا ہے۔ کوئی ارادہ بغیر ان کے توسط کے ظہور میں نہیں آتا۔ تو اب جاننا چاہیئے۔ کہ خدا تعالےٰ کی وحی میں جو پاک دلوں پر نازل ہوتی ہے۔ جبرئیل کا تعلق جو شریعت اسلام میں ایک ضروری مسئلہ سمجھا گیا۔ اور قبول کیا گیا ہے۔ یہ تعلق بھی اسی فلسفہ حقہ پر مبنی ہے۔ جس کا ابھی ہم ذکر کر چکے ہیں۔ اس کی تفصیل یہ ہے۔ کہ حسب قانون قدرت مذکورہ بالا یہ امر ضروری ہے۔ کہ وحی کے القا یا ملکہ وحی کے عطا کرنے کے لئے بھی کوئی مخلوق خدا تعالےٰ کے الہامی اور روحانی ارادہ کو منصۂ ظہور لانے کے لئے ایک عضو کی طرح بنکر خدمت بجا لائے۔ جیساکہ جسمانی ارادوں کو پورا کرنے کے لئے بجا لا رہے ہیں۔ سو وہ وہی عضو ہے جس کو دوسرے لفظوں میں جبرئیل کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ جو بہ تبعیت حرکت اس وجودِ اعظم کے سچ سچ ایک عضو کی طرح بلا توقف حرکت میں آجاتا ہے" (توضیح مرام ایڈیشن اول صـ۲۴)

حدیث سے ثبوت کہ وحی جبرئیل لاتا ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ان واضح عبارات کے علاوہ حدیث شریف سے بھی اس امر کا بصراحت ثبوت ملتا ہے۔ کہ وحی کا لانا جبرئیل کا کام ہے۔ چنانچہ ابن جریر اور ابن کثیر نے یہ حدیث تخریج کی ہے۔

عن النواس بن سمعان رضی اللہ تعالےٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا اراد اللہ تبارک وتعالےٰ ان یوحی بامرہ تکلم بالوحی فاذا تکلم اخذت السمٰوات منہ رجفۃ او قال رعدۃ شدیدۃ من خوف اللہ تعالےٰ فاذا سمع بذالک اھل السمٰوت صعقوا وخرّوا للہ سُجّدًا فیکون اوّل من یرفع راسہ جبریل علیہ السلام فکلّمہ اللہ من وحیہ بما اراد فیمضی بہ جبریل علیہ السلام علی الملٰئکۃ کلما مر بسماء سماء یسئلہ ملٰئکتھا ماذا قال ربنا یا جبریل فیقول علیہ السلام قال الحق وھو العلیّ الکبیر۔ فیقولون کلھم مثل ما قال جبرائیل فینتھی جبرائیل بالوحی الی حیث امرہ اللہ تعالےٰ من السماء والارض۔

یعنی نواس بن سمعان سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جس وقت اللہ تعالےٰ ارادہ فرماتا ہے۔ کہ کوئی امر وحی اپنی طرف سے نازل فرمائے۔ تو پھر اس وحی کو جاری فرماتا ہے۔ تب اس کلام سے آسمانوں پر ایک لرزہ پڑ جاتا ہے۔

جس سے وہ ہولناک کلام تمام آسمانوں میں پھر جاتا ہے۔ اور کوئی نہیں سمجھتا۔ کہ اس کے کیا معنی ہیں۔ اور خوفِ الٰہی سے ہر ایک فرشتہ کانپنے لگتا ہے۔ کہ خدا جانے کیا ہونے والا ہے۔ اور ہر ایک فرشتہ پر غشی طاری ہو جاتی ہے۔ اور وہ سب کے سب خدا کے حضور سجدہ میں گر جاتے ہیں۔ پھر سب سے پہلے جبرائیل سجدہ سے سر اٹھاتا ہے۔ اور خدا تعالےٰ اس کو اس وحی کی تمام تفصیلات سمجھا دیتا ہے۔ اور اپنی مراد۔ اور منشاء سے مطلع کرتا ہے۔ تب جبرائیل اس وحی کو لے کر تمام فرشتوں کے پاس سے یکے بعد دیگرے ہر ایک آسمان سے گزرتا ہے۔ اور ہر ایک فرشتہ پوچھتا ہے۔ کہ اے جبرائیل۔ ہمارے رب نے کیا فرمایا۔ وہ کہتا ہے۔ کہ حق فرمایا۔ اور وہ بڑی شان والا ہے۔ پس سب کے سب جبرائیل ہی کی طرح کہنے لگتے ہیں۔ پھر جبرائیل اس وحی کو جہاں بھی زمین و آسمان میں اللہ کا حکم ہوتا ہے، پہونچا دیتا ہے۔"

کیسی صاف حدیث ہے۔ جو اس امر کے لئے فیصلہ کن ہے۔ کہ واقعی جبرائیل ہی وحی لایا کرتا ہے۔ نہ کہ کوئی اور فرشتہ۔ پس اگر وحی الٰہی کا سلسلہ جاری ہے۔ تو لازماً یہ بھی ماننا پڑے گا کہ جبرائیل کا نزول بھی بند نہیں ہوا۔

مولوی محمد علی صاحب کا اپنے مقرر کردہ معیار کو باطل ٹھہرانا

چونکہ مولوی محمد علی صاحب کے عقیدہ کے خلاف بہت زبردست ثبوت تھے۔ اس لئے ان کو ایک اور رُخ بدلنا پڑا۔ چنانچہ جب پیش کیا گیا۔ کہ قرآن کریم سے حضرت مریم صدیقہ پر جبرائیل کا وحی لانا ثابت ہے۔ تو اوّل تو مولوی صاحب نے نہایت مضحکہ خیز تاویل سے کام لیا۔ مگر چونکہ اس تاویل رکیک پر جناب کا دل خود مطمئن نہ ہوا۔ اس لئے آخر جھنجھلا کر لکھدیا۔

"اگر اس کو بھی تسلیم کر لیا جائے۔ کہ رُوحنا سے مراد جبرئیل ہی ہیں۔ تو بھی کوئی حرج نہیں جو خصوصیت وحیٔ نبوت کی میں نے بتائی ہے۔ اس کے یہ معنی نہیں۔ کہ جبرائیل کا نزول مطلقاً سوا وحیٔ نبوت لانے کے ہوتا ہی نہیں۔ کیونکہ یہ تو ثابت ہے۔ کہ نزولِ جبرئیل مومنوں کی تائید کے لئے بھی ہوتا ہے۔" (النبوۃ فی الاسلام ص۲۳-۲۴)

مولوی صاحب کی کتاب کی یہ ساری فصل پڑھ جاؤ۔ اس میں وحیٔ نبوت کی صرف یہ خصوصیت لکھی ہے۔ کہ اُسے جبرئیل لے کر نازل ہوتا ہے۔ پس جب جبرئیل کا حضرت مریم پر وحی لانا بھی تسلیم کر لیا۔ تو یقیناً یقیناً انہوں نے وحیٔ نبوت کی اس خصوصیت کو اپنے قلم سے باطل ٹھہرا دیا جس پر وہ سارا زور دے رہے تھے۔ کیا مولوی صاحب نے خود ہی نہیں لکھا تھا۔ کہ:۔

"جس پر جبرئیل اللہ کی وحی لائے گا وہ مقامِ نبوت پر اس دن سے کھڑا ہو جائے گا۔ جس دن جبرئیل اس پر وحی لایا۔" (النبوۃ فی الاسلام ص۲۱)

پھر کیا خود ہی نہیں لکھا۔ کہ

"ہماری بحث وحی نبوت کے بارے میں صرف اس قدر ہے۔ کہ جبرئیل جب وحی الٰہی لے کر نازل ہوتے ہیں۔ تو یہ نزول ان کا صرف انبیاء سے مخصوص ہے اور غیر نبی اور امتی پر جو وحی نازل ہوتی ہے۔ اس میں جبرئیل وحی لے کر نازل نہیں ہوتے۔" ص۲۲

مولوی محمد علی صاحب کا رویّہ

اب ایک طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ان تحریروں کو ملاحظہ فرمایئے۔ جہاں حضور فرماتے ہیں۔ کہ ہر وحی خواہ نبی کی طرف ہو۔ یا ولی کی طرف۔ جبرئیل ہی پہنچاتا ہے۔ ادھر حدیث پر غور کیجئے۔ کہ ہر وحی کا پہنچانا جبرئیل کا کام ہے۔ پھر آیت قرآنی پر غور فرمایئے۔ جہاں اللہ تعالےٰ جبرئیل کا وحی لے کر حضرت مریم کے پاس جانا ذکر فرماتا ہے۔ ان سب باتوں کو ایک طرف رکھیئے۔ اور پھر مولانا کے اس نظریہ کو ملاحظہ فرمایئے۔ کہ جبرئیل صرف انبیاءؑ کی طرف وحی لے کر نازل ہوتا ہے۔ اس سے یقیناً آپ اسی نتیجہ پر پہونچیں گے۔ کہ مولوی صاحب کو مخالفتِ حق میں نہ قرآن کی پرواہ ہے۔ نہ نصوص صریحہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی۔ اور نہ حدیث شریف کی۔ العیاذ باللہ

تائید جبرئیل کے معنی

رہا یہ کہ مومنوں کی تائید کے لئے نزول جبرئیل ہوتا ہے۔ لیکن وہ وحی لے کر نازل نہیں ہو سکتا۔ حتماً یہ ایک بے معنی بات ہے۔ کیونکہ جب وہ تائید کے لئے نازل ہو سکتا ہے تو وحی لانے میں اُسے کیا بوجھ محسوس ہوتا ہے؟ پھر یہ بھی تو سوچنا چاہیئے۔ کہ جب اس کا کام ہی وحی الٰہی کا پاک دلوں تک پہونچانا ہے تو اس کی تائید کے اس کے سوا اور معنی ہی کیا ہیں۔ کہ وہ مومنوں کو اپنی وحی جلی یا خفی سے مستفید فرمائے؟ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس تائید روح القدس کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔ "روح القدس کی مدد یہ ہے۔ کہ دلوں کو زندہ کرتا ہے۔ اور روحانی موت سے نجات بخشتا ہے۔ اور پاکیزہ قوتیں اور پاکیزہ حواس اور پاک علم عطا فرماتا ہے اور علوم یقینیہ۔ اور براہین قطعیہ سے خدا تعالےٰ کے مقام قرب تک پہنچا دیتا ہے الخ" (آئینہ کمالات اسلام ص۹۷)

پس جبرئیل کی تائید کے بھی یہی معنی ہیں۔ کہ وہ وحی خفی یا وحی جلی سے پاک پر توڑا اتا رہتا ہے۔ اس طرح بھی اس کا نزول بالوحی ثابت ہوا۔ نہ کہ ممتنع

انبیاء کے ہمرنگ وحی جاری ہے

ایک اور دلیل اس امر پر کہ حضرت جبرئیل وحی لے کر قیامت تک نازل ہوتے رہیں گے یہ بھی ہے۔ کہ ایسی وحی جاری ہے۔ جو انبیاء کی وحی کے ہمرنگ ہے۔ مولوی صاحب نے النبوۃ فی الاسلام ص۲۷ میں اس امر کے ثبوت میں کہ پہلے انبیاء پر بھی جبرئیلؑ وحی لاتے رہے ایک آیت پیش کی ہے۔ جو یہ ہے:۔ انّا اوحینا الیک کما اوحینا الی نوح و النبیین من بعدہ کہ بے شک ہم نے تیری طرف وحی کی اسی طرح جس طرح وحی کی نوحؑ کی طرف اور اس کے بعد نبیوں کی طرف۔ اور ساتھ ہی لکھا۔ کہ:۔

"اب اس آیت سے ظاہر ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وحی کو اس رنگ کی اور اس طرز کی وحی قرار دیا ہے۔ جیسے نوح علیہ السلام اور دیگر انبیاء کی وحی کو جو نوحؑ کے بعد آئے ... اور چونکہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی وحی کے متعلق قرآن کریم میں تخصیص فرما دی۔ کہ وہ وہ وحی ہے۔ جو بذریعہ ملک رسول جبرئیل علیہ السلام اتاری گئی۔ پس معلوم ہوا۔ کہ نبی اور غیر نبی کی وحی میں یہ فرق ہے کہ غیر نبی پر وحی جبرئیل علیہ السلام لے کر نہیں آتے۔"

خلاصہ یہ کہ چونکہ انبیاء کی وحی کو ہمرنگ قرار دیا ہے۔ اس لئے معلوم ہوا۔ کہ سب کی وحی جبرئیل کے ذریعہ نازل ہوئی۔ اور غیر نبی کی وحی جبرئیل لے کر نازل نہیں ہوتا۔

اب میں اس قسم کے الفاظ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریر سے پیش کر کے ثابت کرتا ہوں۔ کہ پہلے انبیاء کی وحی کے ہمرنگ وحی کا اجراء ضروری ہے۔ ورنہ وہ وحی جو انبیاء کی وحی کے ہمرنگ نہیں قابلِ قدر نہیں۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں:۔

"قرآن شریف اگرچہ عظیم الشان معجزہ ہے مگر ایک کامل کے وجود کو چاہتا ہے۔ کہ جو قرآن کے اعجازی جواہر پر مطلع ہو۔ اور وہ اس تلوار کی طرح ہے۔ جو درحقیقت بے نظیر ہے۔ لیکن اپنا جوہر دکھانے میں خاص دست و بازو کی محتاج ہے۔ اس پر دلیل شاہد یہ آیت ہے۔ لا یمسّہ الا المطہرون۔ پس وہ ناپاکوں کے دلوں پر معجزہ کے طور پر اثر نہیں کر سکتا۔ بجز اس کے کہ اس کا اثر دکھلانے والا بھی قوم میں ایک موجود ہو۔ اور وہ وہی ہوگا۔ جس کو یقینی طور پر نبیوں کی طرح خدا تعالےٰ کا مکالمہ اور مخاطبہ نصیب ہوگا۔ اور انسان کی یہ زندگی جو شکوک اور شبہات سے بھری ہوئی ہے۔ بجز مکالمات الٰہیہ کے چشمۂ صافیہ کے یقین تک ہرگز نہیں پہنچ سکتی۔ مگر خدا تعالےٰ کا وہ مکالمہ یقین تک پہونچاتا ہے جو یقینی اور قطعی ہو جس میں ایک عظیم الشان پیشگوئیاں ہوں ... اسی رنگ کا مکالمہ ہے۔ جس رنگ کا مکالمہ آدم سے ہوا۔ اور پھر شیث سے ہوا اور پھر نوح سے ہوا۔ اور پھر ابراہیم سے اور پھر اسحاق سے اور پھر اسمٰعیل سے اور پھر یعقوب سے ہوا اور پھر یوسف سے اور پھر چار سو برس کے بعد موسےٰ سے اور پھر یشوع بن نون سے ہوا۔ اور پھر داؤد سے ہوا اور سلیمان سے اور الیسع نبی سے اور دانیال سے اور اسرائیلی سلسلہ کے آخر میں عیسےٰ بن مریم سے ہوا اور سب سے اتم اور اکمل طور پر حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے ہوا۔" (نزول المسیح ص۱۰۸)

پس اس کلام پاک میں حضور علیہ السلام نے نہایت وضاحت سے بیان فرما دیا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

واقعات عالم پر نظر

۱۔ ہندوستانی ہندوستان (۲) اٹلی و انگلستان

۳۔ ہندو اور مسلمان

الفضل کے سیاسی نامہ نگار کے قلم سے

(۱)

ہندوستانی ہندوستان اُس علاقہ کا نام ہے۔ جو ہندوستانی والیانِ ریاست کے زیر نگین ہے۔ جس کا نظم و نسق ظاہری آنکھ میں براہ راست ہندوستانی ہاتھوں میں ہے۔ جہاں سوراج یا خود اختیاری حکومت قائم ہے۔ ان ریاستوں میں کیا ہوتا ہے؟ رئیس و رعایا کے تعلقات کیسے ہیں؟ برطانیہ کے ریذیڈنٹ صاحب یا ایجنٹ گورنر جنرل یا ایڈمنسٹریٹر صاحب جو بھی ریاست کے حالات کے مطابق مقرر ہوں۔ کہانتک اپنے فرائض ادا کرتے ہیں؟ ایسے سوالات ہیں جن کا جواب اس وقت دینا مشکل ہے۔ البتہ ہم سردست یہ کہتے ہیں۔ کہ بعض ریاستیں خصوصیت سے ترقی یافتہ ہیں۔ اور برطانوی ہند کے لئے بھی نمونہ ہیں۔ مگر سینکڑوں میں سے کسی ایک کا اچھا ہونا ہندوستان کی اس بے زبان آبادی کے لئے جو ریاستی رعایا کہلاتی ہے۔ کسی طرح مفید نہیں ہو سکتا۔ آزادی و امن کے سمندر میں استبداد و شخصی حکومت کے جزائر غیر ملکی مفاد کے لئے دیر تک قائم نہیں رکھے جا سکتے۔

اس لئے ہندوستانی ہندوستان کی اصلاح کی طرف اصلاحات کے نفاذ کے ساتھ ہی متوجہ ہونا ہر بہی خواہ ملک کا فرض ہے اصلاحات کے قانون کی رُو سے ریاستوں کے نمائندے برطانوی ہند پر حکومت میں حصہ دار ہونگے۔ مگر برطانوی ہند کے نمائندے ریاستی حکومت یا رعایا کے معاملات میں مداخلت نہیں کر سکیں گے نتیجہ جد بہ کشمکش کی صورت میں نمودار ہوگا اور ریاستی رعایا میں حقوق طلبی کا جوش اور برطانوی ہند میں ان کے ساتھ ہمدردی ہوگی۔ ابھی سے آنے والے واقعات کا سایہ پڑنا شروع ہو گیا ہے۔ اور ایک گروہ کا مطالبہ ہے۔ کہ ریاستوں کو کلیۃً حرف غلط کی طرح مٹا دیا جائے۔ رئیسوں کو بڑے سے بڑا وظیفہ صرف ۵۰۰ روپیہ ماہوار دیا جائے۔ یہ آواز آج کمزور ہے۔ مگر کل طاقتور ہو گی۔ دور اندیش دانا ہندوستانی حکمرانوں اور ان کے مشیروں کا فرض ہے کہ زمانہ کے ساتھ ساتھ چل کر کل کی فکر کریں۔ اور ہندوستانی ہند کو پڑوس کے صوبجات کی حکومت کے برابر سطح پر لائیں۔ ورنہ جب زار کی حالت زار ہو گئی اور قیصر کو قصر قیصریت اور سلطان کو محلات شاہی خالی کرنے پڑے۔ تو ہندوستان کے راجگان۔ مہاراجگان اور نوابان کے لئے بھی وہی دن نزدیک ہے۔

(۲)

مسولینی ایک زبردست با اختیار قوم پرست اطالوی رہنما ہے۔ اس نے پُرخار و ہیبت ناک جنگل میں سے اپنی قوم کو اس طرح نکالا ہے۔ جس طرح کوئی بڑے دل گردہ والا نوجوان گیدڑوں کی بھبکیاں شیروں کی دہاڑیں۔ اژدہوں کی پھنکاریں سُنکر خاموشی سے ان کے درمیان میں سے گزرجاتا ہے۔ اس وقت اس اطالوی قائد نے وہ سب کچھ کر لیا ہے۔ جو اس کے دل نے چاہا۔ مگر حالات نے پلٹا کھایا ہے۔ انگلستان کو اپنی ہستی کی فکر اور کھوئی ہوئی عزت کے لئے غیرت معلوم ہوتی ہے۔ اور تیاری کے لئے کچھ وقت اور مسولینی جیسا ایک من چلا آزمودہ کار حلیف اتاترک کمال پاشا کے وجود میں مل جانے سے ڈھارس بندھ گئی ہے۔ مسولینی نے حسب عادت بحیرہ ابیض متوسط کو اٹلی کی زندگی اور محفوظ الفاظ میں اطالوی جھیل کہکر انگلستان کو دھمکی دی۔ اس پر مثل سابق خاموشی اختیار کرنے کی بجائے وزیر خارجہ برطانیہ نے صاف الفاظ میں جواب دیدیا۔ کہ بحیرہ ابیض مذکور شاہراہ اور سلطنت برطانیہ کے جسم میں خون کی نالی ہے جس کی حفاظت کے لئے انگلستان تیار ہے اور اٹلی کا ہسپانیہ کے کسی حصہ پر قابض ہونا یا موجودہ تقسیم اقتدار میں دخلت کرنا برطانیہ کی برداشت سے باہر ہوگا۔

اس جواب نے اٹلی میں مایوسی پیدا کر دی ہے۔ اور ہوشیار مسولینی ابھی تک سوچ میں ہے۔ کہ انگلستان کو کس طرح چکمہ دے۔ یورپ میں سامانِ حرب کے کارخانجات یاجوج ماجوج کا گھر جلانے کے لئے دن رات سامان تیار کر رہے ہیں۔ مغربی دُنیا کا سیاسی نظام شمسی ایسا متغیر ہے۔ اور اس قدر کرۂ ہوائی میں حدّت بڑھ گئی ہے۔ کہ برفانی دجال خود بخود پگھل رہا ہے۔ رومانیہ یگوسلاویہ اور زیکوسلاویہ کو مسولینی کی وادیٔ ڈینیوب کے متعلق ہنگری کی حدود کو وسعت دینے کی تقریر ناپسند ہوئی ہے پولینڈ۔ فرانس اور رُوس کونٹ سیانی اور ہٹلر کی ملاقات برلن کے بعد سے پہلے سے بھی زیادہ چونک پڑے ہیں۔ بلجیم کے اعلان غیر جانبداری اور سوئٹزرلینڈ کی فوجی کمزوری کو دیکھکر فرانس نے بحیرہ روم سے رودبار انگلستان تک تمام سرحد کو بصرف کثیر قلعہ بند کرنے کا عزم کر لیا ہے۔ اٹلی جرمنی ایک طرف اور فرانس روس دوسری طرف آج ہسپانیہ کے قضیہ پر میدانِ جنگ میں کودنے کے لئے تیار ہیں۔ مگر صرف انگلستان روک ہے۔ اگرچہ یہ واضح ہے۔ کہ کسی کی دوستی کے لئے "جان بُل" خطرہ کی آگ میں نہیں کودیگا۔ مگر یہ بھی یقین ہے۔ جنگ میں مصروف اور بعد میں کمزور اٹلی بحیرہ روم میں اپنی موجودہ حیثیت قائم نہیں رکھ سکیگا۔ اس لئے مسولینی کا دماغ کسی نئی سکیم کے اختراع میں مصروف ہے لنڈن و قاہرہ میں معاہدہ حلافت ہو چکا ہے۔ یونان و ترکی انگلستان سے وابستگی کا اظہار کر چکے ہیں۔ فلسطین کی شورش میں کمی واقع ہو گئی ہے۔ شاہ ایڈورڈ ہشتم نے "پروٹسٹنٹ قسم" کھاکر "دمن مذہبی اثرات" سے آزادی کا اعلان کر دیا ہے۔ اب روم کو یقین ہے۔ کہ لنڈن میں بھی سورج چمک دکھانے لگا ہے۔ اس لئے اٹلی و انگلستان کی چپقلش زبان سے ہاتھ میں بدل جانے کی فوری توقع نہیں آگ پہلے جرمن سرحدات پر مشتعل ہو گی۔ اس کے بعد دوسری جگہ جائے گی۔

(۳)

ہندوستان کے نہایت پیچیدہ داخلی سوالات کی فہرست کے پہلے نمبر پر ابھی تک ہندو مسلم سوال ہے۔ بعض ہندوؤں کو احساس ہے کہ سٹیج سے بحر اوقیانوس تک مسلمانوں کا ایک روزانہ بڑھنے والا سمندر ہے۔ اس کی لہروں میں سابقہ تموج نے "ہندوستان" کو "اسلامستان" بنا دیا تھا۔ اگر تبری طاقت چلی گئی۔ تو پھر باوجود ادعائے "بھیم سینی" سومنات۔ فتحپور سیکری اور پانی پت کا سامنا ہوگا اس لئے وہ مسلمانوں کو کچلنا اور ہر رعایت سے محروم کرنا اور اچھوتوں کی طرح ایک بے حیثیت اقلیت میں بدل دینا چاہتے ہیں۔ اس خیال کی نمائندہ جماعت ہندو مہاسبھا ہے۔ جس کا اثر کانگرس پر بھی ہے حال ہی میں چند ایسے ناگوار واقعات پیش آئے ہیں۔ کہ جن سے ہندو ذہنیت کا نہایت تاریک پہلو واضح ہوتا ہے شنکراچاریہ ڈاکٹر کورتی کا "ہند" کو "ہندوستھان" یعنی ہندوؤں کا ملک ظاہر کرنا سکھوں کے اچھوتوں کو اپنے اندر شامل کرنے کی کوشش میں ہندوؤں کا ان کے ساتھ مل جانا۔ فرقہ وارانہ فیصلہ کی بدولت جواہر لال نہرو تک کی طرف سے مخالفت۔ بمبئی کے فسادات۔ روشن لال قاتل کے ساتھ لاہور میں ہمدردی۔ آریہ سماج شادی بل کی عبارت۔ وغیرہ وغیرہ ان سب کے علاوہ خاموشی سے نہایت ہی اہم واقعہ جو دہلی میں پیش آیا ہے وہ دہلی میں بدھ مندر کے سنگ بنیاد رکھے جانیکے موقعہ پر جاپانی قونصل جنرل کو ہندو مہاسبھا کا سپاسنامہ ہے۔ اس میں بدھ مذہب کو آریہ دھرم کی شاخ۔ اور کل بدھوں کو آریہ دھرم کے پیرو ظاہر کرکے گویا ہر دو دھرم کو ایک نئی برادری بنائی ہے۔ حالانکہ واقعات بدھوں اور ہندوؤں کے مذہبی اتحاد کی تکذیب کرتے ہیں اگرچہ اس ہوشیار سیاسی دانائی اور پاکستان

226

Digitized by Khilafat Library

اسلام پر دورِ غربت و ادبار اور مولانا ابوالکلام آزاد

"یقیناً وہ وقت آگیا ہے جس کی نسبت کہا جاتا تھا۔ کہ قرآنِ کریم کے انوار و برکات زمین سے اٹھا لئے جائینگے"۔ ابوالکلام آزاد

مخبر صادق حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم خدائے علام الغیوب سے خبر پاکر امتِ محمدیہ کو ایک آنے والے دور سے جو اس امت کے لئے نہایت ہی پُر خطر ہے آگاہ کر چکے ہیں۔ اور وہ آثار جن کی پیشگوئی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمائی موجودہ زمانہ میں من وعن نمودار ہو گئے اور ثابت ہو گیا۔ کہ یہی وہ زمانہ ہے۔ جس کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو ڈرایا۔ اور آج ہر شخص مسلمانوں کی حالت پر آنسو بہا رہا ہے۔ لیکن افسوس کہ اس حالت کو دیکھ کر اور محسوس کر کے بھی ان کا ذہن اس طرف متوجہ نہیں ہوتا کہ مخبر صادق نے جہاں مسلمانوں پر آنے والے اس تاریک دور سے آگاہ فرمایا ہے۔ وہاں انہیں اس امر کی خوشخبری بھی دی ہے۔ کہ اس وقت خدا تعالےٰ کا ایک مامور مبعوث ہوگا۔ جس کو قبول کرنا مسلمانوں کی دینی و دنیوی سرخروئی کا باعث ہوگا

مولانا ابوالکلام صاحب آزاد نے مسلمانوں کی حالت کا جو نقشہ آج سے چند سال پہلے کھینچا۔ اس کا کچھ حصہ اس غرض سے پیش کیا جاتا ہے۔ تا وہ لوگ جنہیں اس زمانہ کے مصلح اور ہادی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی غلامی کا شرف ابھی تک حاصل نہیں ہوا۔ اس پر غور کریں۔ اور اپنی عاقبت کو سنوارنے کے لئے تدبر اور فکر سے کام لیں۔ اور انہیں اس زمانہ کے مامور کو پہچاننے کی سعادت حاصل ہو۔

مولانا ابوالکلام صاحب آزاد الہلال جلد چہارم صفحہ ۳۵۰ پر موجودہ زمانہ کے علماء کی حالت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"یہ قصاص و وعاظ کئی صدیوں سے مسلمانوں کے لئے سب سے بڑی مصیبت ہیں اور موجودہ عصر میں جہل نے اس مصیبت کو اور زیادہ عام و شدید کر دیا ہے۔ نہ تو انہیں قرآن کی خبر ہے۔ نہ حدیث و آثار کی۔ نہ کتابیں پڑھی ہیں۔ نہ علم و فن کی صورت دیکھی ہے۔ صرف چند قصے اور اشعار یاد کر لئے ہیں۔ جو یا تو اپنے بزرگوں سے سنتے آئے ہیں۔ یا کسی وعظ کی کتاب میں دیکھ لئے ہیں۔ وعظ کی اصلی قوت دماغ کی جگہ ان کے گلے میں ہوتی ہے۔ ایک مطرب و مغنی کی طرح گانا شروع کر دیتے ہیں۔ اور پھر عربی کا ہر غلط سلط جملہ جو ان کی زبان سے نکل سکتا ہے۔ بے تکلف اور بے خوف حدیث کے لقب سے بیان کر دیا جاتا ہے۔ غریب سننے والے جو موسیقی کے قدرتی تاثر سے مرعوب ہو چکے ہیں، شوق اور عقیدت سے سنتے ہیں۔ اور ان کی تمام خرافات کو حدیث رسول یقین کر لیتے ہیں۔ فنعوذ باللّٰہ من شر الجہل والفساد۔ آج اصل مصیبت یہی ہے۔ کہ قرآن و حدیث ہی اسلامی تعلیم کا اصلی سرچشمہ ہیں۔ مگر ان کی صحیح و حقیقی تعلیمات حاصل کرنے کا عوام بے چاروں کے پاس کوئی وسیلہ نہیں واعظین۔ جاہلین اور قصاص دجالین نے ہر طرف سے ان کا محاصرہ کر لیا ہے۔ علمائے حق اول تو قلیل ہیں۔ پھر جتنے بھی ہیں اصلاح عوام کی اصلی تدابیر سے بے پروا۔

کار از دوا گذشت و افسوں نکرد کس"

ایک اور جگہ مسلمانوں کی حالت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"ہماری موجودہ حالت تمام خصوصیات ملی و اسلامی سے محروم ہے۔ ہم میں قرآنی خصائص اور ربانی اعمال بالکل مفقود ہو گئے ہیں۔ اب ہم میں نہ وہ راکعون الساجدون ہیں جو اٰمرون بالمعروف اور ناہون عن المنکر تھے۔ اور نہ وہ سائحون العابدون ہیں۔ جو خدمت انسانیت و کشف حقائق و اسرار کی راہ میں ارض الٰہی کی سیر و سیاحت کرتے تھے"!

(الہلال جلد چہارم صفحہ ۴۱۹)

پھر تعلیماتِ اسلامی سے مسلمانوں کے انحراف پر نوحہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"یہ بڑی مصیبت ہے۔ کہ قرآن حکیم کی تعلیمات کریمہ کے جو حقیقی معارف و بصائر تھے۔ اور جن مقاصد عظمےٰ کے لئے اس کا نزول ہوا تھا۔ وہ صدیوں سے بالکل بھلا دیئے گئے ہیں۔ اور یقیناً وہ وقت آگیا ہے۔ جس کی نسبت کہا جاتا تھا کہ قرآن کریم کے انوار و برکات زمین سے اٹھا لئے جائیں گے۔ اور جب لوگ تلاوت کے لئے صحائف کھولیں گے۔ تو اس کے اوراق کو بالکل سادہ اور غیر منقوش پائیں گے۔ یہ سچ ہے کہ قرآن حکیم کے الفاظ و حروف ابھی نہیں اٹھائے گئے ہیں۔ لیکن بلا شبہ اس کے معانی و معارف تو ضرور اٹھا لئے گئے ہیں اور گو کاغذ پر لکھے ہوئے نقوش ابھی محو نہ ہوئے ہوں۔ مگر دلوں کے صفحات تو یقیناً سادہ رہ گئے ہیں۔ وقال الرسول یارب ان قومی اتخذوا ھذا القراٰن مھجورا۔ اور یہ سب کچھ اس لئے ہے کہ قرآن کے انوار و برکات عوام امت ہی سے سلب نہیں ہوئے۔ بلکہ ان لوگوں کے دلوں سے محو ہو گئے ہیں جن کے ہاتھوں میں عوام کی ہدایت اور تمام عالم کے لئے قرآن کی تبلیغ تھی۔ جب خود خواص امت اور اصحاب درس و علم کو قرآن حکیم سے اس قدر بعد و ہجر ہو جائے کہ "جلالین" و "بیضاوی" کے سوا اور کچھ نہ دیکھ سکیں۔ اور "مدارک" و "خازن" سے الگ ہو کر ایک آیت پر بھی تدبر نہ کر سکیں تو پھر ظاہر ہے کہ عامۂ اہل اسلام کے فہم و بصیرت کا کیا حال ہو گیا۔

او خویشتن گم است کرا رہبری کند

قرآنِ حکیم نے ان لوگوں کی نسبت کہ جو ایمان باللہ والیوم الآخر سے محروم ہیں۔ کہا تھا واذا قرأت القراٰن جعلنا بینک وبین الذین لا یؤمنون بالاٰخرۃ حجاباً مستورا۔ افسوس کہ آج مدعیان ایمان و علم کا یہ حال نظر آتا ہے۔

عار دارد کفر از ایمان من"

(البلاغ جلد اول صفحہ ۱۵)

اسی طرح موجودہ زمانہ کو فتنۂ دجال کا زمانہ قرار دیتے ہوئے مولانا لکھتے ہیں۔

"آج خدائی حکومت اور انسانی بادشاہتوں میں ایک سخت جنگ بپا ہے۔ شیطان کا تخت زمین کے سب سے بڑے حصہ پر بچھایا گیا ہے۔ اس کے گھرانے کی وراثت اس کے پوجنے والوں میں تقسیم کر دی گئی ہے۔ اور دجال کی فوج ہر طرف پھیل گئی ہے۔ یہ شیطانی بادشاہتیں چاہتی ہیں۔ کہ خدائی حکومت کو نیست و نابود کر دیں۔ ان کی داہنی جانب دنیوی لذتوں اور عزتوں کا ایک سحرانہ جنت ہے۔ اور بائیں جانب جسمانی تکلیفوں اور عقوبتوں کی ایک دکھائی دینے والی جہنم بھڑک رہی ہے۔ جو فرزند آدم خدا کی بادشاہت سے انکار کرتا ہے یہ دجال کفر و ظلمت۔ اس پر اپنی جنت کا دروازہ کھول دیتے ہیں۔ کہ حق پرستوں کی نظر میں فی الحقیقت خدا کی لعنت اور پھٹکار کا جہنم ہے۔ لابثین فیھا احقابا لا یذوقون فیھا بردا ولا شرابا۔ (۷۸: ۲۳-۲۴) اور جو خدا کی بادشاہت کا اقرار کرتے ہیں۔ ان کو اپنی ابلیسی عقوبتوں اور جسمانی سزاؤں کی جہنم میں دھکیل دیتے ہیں اور کہتے ہیں حرقوہ وانصروا اٰلھتکم (۲۱: ۶۸)" موجودہ زمانہ کا یہ بالکل صحیح نقشہ ہے۔ اور سرور دو عالم کے ارشاد کے بالکل مطابق مگر ارباب بصیرت۔ اور متلاشیان حق کو مژدہ ہو۔ کہ وہ قرآنی مطالب و معارف جو مسلمانوں کی بد اعمالیوں کے باعث آسمان پر جا چکے تھے۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ نازل ہو چکے ہیں۔ اور اگر وہ چاہتے ہیں۔ کہ ان قرآنی حقائق و معارف سے بہرہ اندوز ہوں۔ تو ان کے لئے سوائے اس کے اور کوئی صورت نہیں کہ زمانہ کے ہادی کو پہچانیں۔ اور اسے قبول کریں

مولانا ابوالکلام آزاد نے مسلمان عوام وخواص کی جو کیفیت بیان فرمائی ہے۔ اگر وہ صحیح ہے اور یقیناً صحیح ہے۔ تو پھر دل میں خدا کا خوف رکھنے والے لوگوں کو اس زمانہ کے مرسل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لانے میں ایک لمحہ کا توقف بھی نہیں کرنا چاہیئے۔

ایک اور جگہ مسلمانوں کی بے حسی۔ تعطل سکون اور جمود پر نوحہ کرتے ہوئے مولانا فرماتے ہیں۔

"آنکھیں دیکھنے کے لئے ہیں۔ اور کان سننے کے لئے ہیں۔ اور دل پہلو میں رکھا گیا ہے۔ تا تڑپے اور بے قرار ہو۔ لیکن وہ سب کچھ تمہارے لئے بے کار ہو گیا ہے۔ جس کو آنکھ دیکھتی ہے۔ اور سب آوازیں بے اثر ہو گئی ہیں۔ جو کانوں سے سنائی دیتی ہیں اور وہ تمام فکریں اور تدبیریں ڈوب گئی ہیں۔ جن سے دل تڑپتے اور روحیں بے قرار ہوتی ہیں۔ پس جو کچھ کیا جائے لاحاصل ہے اور جو کچھ کہا جاتے۔ بے کار ہے۔ آہ تم غافل ہو گئے ہو۔ تم پر موت کا پنجہ چل گیا ہے۔ تم گمراہی کے قبضہ میں آ گئے۔ تمہارے احساس فنا ہو گئے۔ اور تمہارے دل کی دنیائیں میٹ دی گئیں اگر ایسا نہ ہوتا تو جو کچھ ہو چکا ہے۔ اور جو کچھ ہو رہا ہے وہ ایسا تھا۔ کہ اندھے بینا ہو جاتے لنگڑے چلنے لگتے۔ گونگوں کی چیخ سے دنیا ہل جاتی۔ اور لوگوں کے ہاتھ شیر دل کے بچوں کی طرح طاقت ور ہو جاتے آہ! تمہاری غفلت سے بڑھ کر آج تک دنیا میں اچنبھے کی بات نہ ہوئی۔ اور تمہاری نیند کی سنگینی کے آگے پتھروں کے دل چھوٹ گئے۔ آہ! تم ایسے نہ تھے پھر ان لوگوں کی طرح کیوں ہو گئے۔ جن کے لئے خدا کا رسول ماتم کرتا تھا۔ لهم قلوب لا یفقهون بها ولهم اعین لا یبصرون بها ولهم اذان لا یسمعون بها اولٰئک کالانعام بل هم اضل اولٰئک هم الغافلون۔ ان کے پاس دل ہیں مگر سوچتے نہیں۔ ان کے پاس آنکھیں ہیں۔ مگر دیکھتے نہیں ان کے پاس کان ہیں مگر سنتے نہیں۔ وہ مثل چارپایوں کے ہو گئے۔ بلکہ ان سے بھی بدتر اور یہی ہیں۔ کہ غفلت میں ڈوب گئے ہیں۔ آہ کوئی نہیں سب گمراہ ہو گئے سب نکمے نکلے۔ سب غافل ہو گئے۔ سب پر نیند کی موت چھا گئی۔ سب نے ایک ہی طرح کی ہلاکت پی لی۔ سب ایک ہی طرح کی تباہیوں پر ٹوٹے۔ سب نے خدا کو چھوڑ دیا۔ سب نے اس کے عشق سے منہ موڑ لیا۔ سب نے اس کے رشتہ کو بٹہ لگایا۔ سب غیروں کے ہو گئے۔ سب نے غیروں کی چوکھٹوں کی گرد چاٹی۔ اور سب نے ایک ساتھ مل کر گندگیوں اور ناپاکیوں سے پیار کیا۔ آہ! سب نے عہد باندھا۔ کہ ہم ایک ہی وقت میں گمراہ ہو جائیں گے۔ اور سب نے قسم کھالی۔ کہ ہم ایک ہی وقت میں خدا کی پکار سے بھاگیں گے آہ! سب اس سے بھاگ گئے۔ سب نے اس سے غول در غول بن کر بے وفائی کی۔ کوئی نہیں جو اس کے لئے روئے۔ کوئی نہیں جو اس کے عشق میں آہ و نالہ کرے۔ اس کی محبت کی بستیاں اجڑ گئیں۔ اس کے عشق اور پیار کے گھرانے مٹ گئے۔ اس کے گھر کا کوئی رکھوالا نہ رہا اور اس کے کھیتوں کی حفاظت کے لئے کوئی آنکھ نہ جاگی۔ سب شیطان کے پیچھے دوڑے۔ سب نے ابلیس کے ساتھ عاشقی کی۔ اور سب نے بدکار عورتوں کی طرح اپنی آشنائی کے لئے اسے پکارا۔ پھر اس پر قیامت یہ ہے کہ کسی کو ندامت نہیں۔ کسی کا سر شرمندگی سے نہیں جھکتا۔ کسی کے گلے سے توبہ و انابت کی آواز نہیں نکلتی۔ کسی کی پیشانی میں سجدہ کے لئے بے قراری نہیں۔ کوئی نہیں جو روٹھے ہوئے کو منانے کے لئے دوڑ جائے۔ اور کوئی نہیں۔ جو اپنی بدحالیوں اور بلاکتوں پر پھوٹ پھوٹ کر آہ و زاری کرے ولقد اخذناهم بالعذاب فما استکانوا لربهم وما یتضرعون ہم نے انہیں عذاب کی تکلیفوں میں مبتلا بھی کر دیا۔ اور پھر بھی اپنے خدا کے آگے نہ جھکے اور ان میں شکستگی اور عاجزی پیدا نہ ہوئی۔"

(البلاغ جلد اول صفحہ ۲۱۵)

اس سے بڑھ کر مسلمانوں کی بدحالی اور خدا تعالےٰ سے سرتابی کا دردناک نقشہ اور کیا ہو سکتا ہے۔ مگر ہاے افسوس بہت ہیں۔ جو اسی حالت میں مگن ہیں۔ بہت ہیں۔ جو اسی میں خوشی محسوس کرتے ہیں۔ اور چاہتے ہیں۔ کہ سب کو اپنے رنگ میں رنگین کر لیں۔

مولانا ابوالکلام کیا ہی درست فرماتے ہیں۔

"اگر تم کو آنکھیں دی گئی تھیں تو اس لئے تاکہ تم اس کو دیکھو۔ اگر تم کو دل دیا گیا تھا۔ تو اس لئے تا صرف اسی کو پیار کرو۔ اور اگر تم کو آنسو دئے گئے تھے تو اسی لئے تاکہ صرف اسی کی یاد میں بہاؤ۔ اور اگر تمہاری پیشانی بلند کی گئی تھی۔ تو اسی لئے تا اس کے آگے جھکاؤ پر آہ! تمہاری زبانیں اس کی حمد کے زمزموں سے محروم ہو گئیں۔ تمہارے دل اس کی محبت کے نہ ہونے سے اجڑ گئے۔ تمہاری روحوں میں اس کی چاہت کی جگہ غیروں کی چاہتیں بھر گئیں۔ تمہارے قدم اس کی طرف بڑھنے سے بوجھل ہو گئے اور تمہاری آنکھوں میں اس کے عشق کے درد و غم کے لئے ایک قطرۂ اشک بھی نہ رہا۔ تمہاری سجدیں تڑپ رہی ہیں کہ راست بازوں کی تڑپتی ہوئی اور مضطربانہ نمازیں ان کو نصیب ہوں۔ مگر حیوانوں اور چارپایوں کے کھڑے رہنے اور اوندھے ہو جانے کے سوا وہاں اور کچھ نہیں ہوتا۔ حالانکہ تمہارا خدا تمہارے کھڑے رہنے اور اوندھے گر پڑنے کا بھوکا نہیں۔ اور اگر صرف پاؤں کو کھڑا رکھنا ہی عبادت ہے تو جنگلوں کے درختوں سے زیادہ تم کھڑے نہیں رہ سکتے۔" (البلاغ جلد اول صفحہ ۲۱۶)

ایک اور جگہ تحریر فرماتے ہیں

"حدیث نبوی میں آیا ہے۔ کہ امت مرحومہ پر ایک ایک کر کے وہ تمام حالتیں طاری ہوں گی۔ جو بنی اسرائیل پر گذر چکی ہیں۔ اور فی الحقیقت آج امت اسلامیہ کی حالت ٹھیک ٹھیک بنی اسرائیل کے اس عہد کی سی ہو گئی ہے۔ جب کہ وہ مصر میں گرفتار مصائب و آلام تھے۔" (الہلال جلد ۵ صفحہ ۹۴)

ان حالات میں یا تو مسلمانوں کو سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ خدا تعالیٰ نے ان کو ظلمت و تاریکی تباہی و بربادی کے لئے پیدا کیا اور اسی کی نذر کر دیا ہے۔ یا پھر مسیح موعود کو تلاش کرنا چاہیے۔ جس کے آنے کی تمام علامات پوری ہو چکی ہیں۔ خاکسار عبدالحمید ادیب عالم جالندھر

صنف نازک کے لئے جدید بہترین زیورات کی نمائش

کیمیکل گولڈ سونے کی لہریہ دار چوڑیاں

ان چوڑیوں کو ماہر جرمنی کاریگروں نے حال ہی میں کیمیکل گولڈ سونے سے اس خوبصورتی کے ساتھ بنایا ہے کہ ہر طبقہ کی بیگمات ان پر جان فدا کرتی ہیں یہ جدید انگریزی طرز کے نہایت نفیس بیل بوٹوں کے نقش و نگار سے مرصع ہیں ان کا رنگ روپ بالکل اصلی سونے کی طرح ہمیشہ قائم رہتا ہے۔ ہر وقت ہاتھوں میں پہننے سے بھی عمر بھر سیاہ نہیں پڑتیں۔ جہاں چاہو دکھا لو کوئی تجربہ کار صراف بھی ذرا شبہ نہیں کر سکتا کہ یہ سونے کی نہیں۔ اور انکو دو سو روپیہ سے کم قیمت کا نہیں بتا سکتا۔ حسین گوری اور نازک کلائیوں میں اس درجہ خوشنما معلوم ہوتی ہیں۔ کہ ان کو پہن کر کوئی عورت عورتوں میں جہاں کہیں بیٹھے وہ عورتیں جو رات دن اصلی سونا پہنتی رہتی ہیں۔ دیکھ کر دنگ ہو جائیں گی کہ بہن خواہ کچھ بھی صرف ہو جائے ایسی ہم کو بھی منگا دو۔ سب کی نظر ان پر پڑے تو بات نہیں۔ ہر سائز کی اسٹاک میں موجود ہیں۔ ہمراہ فرمائش کے کلائی کا ماپ ضرور تحریر کیجئے۔ قیمت ایک مکمل سٹ جس میں آٹھ عدد چوڑیاں یکجا ہوتی ہیں۔ علاوہ محصول ڈاک کے صرف عہ (ڈھائی روپیہ) لیکن ایک ساتھ تین سٹ کے خریدار کو ایک بالکل مفت

ملنے کا پتہ:۔ زین برادرس ۳۰ متھرا (یو۔ پی)

Digitized by Khilafat Library

ہے۔ کیونکہ منگاڈی میں جہاں ان کی دوکان تھی جناب ڈاکٹر بدرالدین صاحب نے انہیں مسلسل کئی سال تک تبلیغ کی۔ خدا کرے اب ان کے لواحقین عبرت حاصل کریں کم ازکم اتنا ہی سوچیں۔ کہ جب انسان کی زندگی کا لمحہ بھر بھی اعتبار نہیں۔ تو وہ خدا کی گرفت سے ڈر کر دوسروں کا دل دکھانے سے تو پرہیز کریں ؛

نامہ نگار

نیروبی میں احمدیت کے ایک سخت معاند کا عبرتناک انجام

نیروبی (مشرقی افریقہ) میں کچھ عرصہ سے چند غیر احمدیوں نے ایک انجمن حمایت اسلام بنا رکھی ہے۔ جس نے گذشتہ قریباً تین سال کے عرصہ میں اپنی تقریروں اور ٹریکٹوں میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ حضرت امیرالمومنین امام جماعت احمدیہ۔ اور بزرگانِ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے خلاف اس قدر فحش کلامی اور دریدہ دہنی کی ہے۔ کہ شرافت و انسانیت کو ان کے ہاں سر چھپانے کی جگہ نہ رہی۔ اس انجمن نے احراری لال حسین اختر کو نیروبی میں بلایا۔ جس نے دشنام دہی کی رہی سہی کسر پوری کر دی۔ اور عوام کو احمدیوں کے خلاف مشتعل کیا۔ اور بائیکاٹ کو عملی جامہ پہنانے کی سر توڑ کوشش کی ؛

اس انجمن کے پریذیڈنٹ اور سرپرست اور اس کی گویا ریڑھ کی ہڈی ایک سیٹھ صاحب المعروف سید عمر الحداد تھے۔ ان کا جو انجام ہوا ہے۔ وہ اس قدر پرہیبت ہے۔ کہ بلاشبہ چشم بصیرت کے لئے اس میں احمدیت کی سچائی کا ایک نشان ہے ؛

معلوم ہوا ہے کہ سیٹھ صاحب نے کرایہ اپنی موٹر کار میں بیٹھ کر کہیں ڈو جارہے تھے جب موٹر امباکاسی پہونچی۔ جو نیروبی سے چند میل کے فاصلہ پر ایک بستی کا نام ہے اور جہاں سڑک چٹیل اور صاف میدان میں واقع ہے۔ اور چونکہ کوئی ٹیلے یا کھڈ وہاں نہیں۔ اس لئے موٹر کے لئے کسی حادثہ کا امکان قطعاً بظاہر حالات قیاس میں نہیں آسکتا۔ اس جگہ موٹر کار کا پچھلا ٹائر اور ٹیوب پھٹ گئے سیٹھ صاحب نے بریک لگائی۔ لیکن موٹر پیچھے سے انجن کی طرف الٹ کر پھر سیدھی ہوئی۔ پھر دائیں طرف اس نے دو پلٹے کھائے۔ اور اس اثنا میں سیٹھ صاحب کی تمام پسلیاں ریزہ ریزہ ہوگئیں۔ گردن کی ہڈی۔ ریڑھ کی ہڈی سر اور دو نو شانے بالکل چور چور ہوگئے سب حیرت زدہ ہیں۔ کہ سیٹھ صاحب نہایت ہی اعلےٰ درجہ کے ڈرائیور تھے۔ پھر سڑک صاف میدان میں تھی۔ موٹر ابھی نئی تھی۔ ٹائر بھی پچھلا ہی پھٹا تھا۔ جو ایسی خطرناک بات نہیں ہوتی۔ باوجود اس کے موٹر تھی کہ قلابازیاں کھاتی چلی گئی۔ اور آخر خود پس کر اور اپنے ڈرائیور کو پیس کر رکھ گئی۔ کیا دیدہ عبرت کے لئے اس میں گرفتِ الٰہی کا ہیبتناک نظارہ پیش نہیں کیا گیا۔

اس واقعہ سے چند روز قبل مقامی جماعت احمدیہ کے ایک بزرگ کے دل پر اللہ تعالےٰ نے مندرجہ ذیل الفاظ نازل فرمائے۔ لاتخاطبنی فی الذین ظلموا انھم مغرقون۔ اذا جاء وعد ربی جعلہ دکاء۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس الہام الٰہی میں اسی موت کی طرف اشارہ تھا۔ چنانچہ کہا گیا ہے۔ کہ ڈاکٹر سہرلب جی نے لاش کے بارے میں کہا۔

His ribs were reduced to pulp. یعنے اس کی پسلیاں چورا ہو کر رہ گئی تھیں۔ یہ الفاظ گویا جعلہ دکاء ہی کا ترجمہ ہیں۔

ہمیں بھی سیٹھ صاحب کی موت کا افسوس

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی معجزانہ قبولیت دعا

۱۹۲۸ء کے فروری میں خاکسار پر مرض دق وسل کا خطرناک حملہ ہوا۔ مرض بڑھتے بڑھتے تیسرے درجہ تک پہونچ گیا۔ جس کا نتیجہ عام طور پر ڈاکٹر اور حکما کے نزدیک بجز مایوسی کچھ نہ تھا۔ الا ماشاء اللہ۔ اڑیسہ کے بعض مشہور ڈاکٹروں اور طبیبوں نے علاج کو بے فائدہ سمجھ کر میرے منجھلے بھائی صاحب کو جنہوں نے میری تیمار داری میں دن اور رات یکساں کر دیا تھا مشورہ دیا۔ کہ مریض کو گھر سے باہر کسی پر فضا مقام پر یا کم از کم اپنے باغ میں رکھا جائے۔ اور خدا کے فضل پر توکل کیا جائے۔ نیز یہ کہا کہ مریض کو سوائے تسلی دینے کے اور کچھ نہ کہا جائے۔ خدا کی شان کہ جناب حکیم محمد حسین صاحب قریشی مرحوم کی ایک دوائی کا اشتہار "تریاق آسمانی" کے نام سے شائع شدہ جناب بھائی صاحب موصوف کی نظر سے گذرا۔ خدا تعالےٰ پر توکل کر کے انہوں نے وہ دوا منگائی۔ اور مجھے استعمال کرائی۔ ادھر حضور کی خدمت بابرکت میں دعا کی درخواستیں بذریعہ خطوط و تار پہنچائی جاتی رہیں میرے پیارے آقا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی دعائیں کچھ ایسے رنگ میں خدا تعالےٰ نے قبول فرمائیں۔ کہ صحت کاملہ کے حصول کے اسباب اپنے فضل سے پیدا کر دیئے فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ یہ حضور کی دعاؤں کی قبولیت کا معجزانہ اثر ہے۔ کہ میں نے ایک نئی زندگی حاصل کی۔ اور اس مہلک مرض سے نجات پائی ایک مشہور ڈاکٹر جس کے زیر علاج خاکسار پہلے تھا صحت کی حالت میں خاکسار کو اچانک دیکھ کر مبہوت ہوگیا۔ اور کہنے لگا تم کو مرگھٹ سے کون واپس لے آیا۔ خاکسار کے بھائی صاحب نے اس کا یہ برجستہ جواب دیا۔ کہ "خدا کا فضل اور ہمارے آقا کی دعا"

اب خاکسار کی شادی بھی ہوگئی ہے۔ اور حضور کی دعاؤں کے طفیل اس مہلک مرض سے نجات حاصل کر کے دوسری زندگی میں قدم رکھنے کے قابل ہوگیا ہے۔ حضور سے دردِ دل سے التجا ہے کہ دعا فرمائیں کہ مولا کریم بقیہ زندگی اپنی رضا اور خدمتِ دین میں گزارنے کے قابل بنائے۔ (آمین) اس موقعہ پر خاکسار اپنے ان بزرگوں کا شکریہ ادا کرتا ہے۔ جنہوں نے خاکسار کے ایام بیماری میں کسی نہ کسی طرح اپنے اوقات اور اموال خرچ کئے۔ خصوصاً

ایک بچہ کی قیمت ڈھائی روپیہ (عہ)

اور بے اولادوں کیلئے مسرت انگیز لمحہ حیات

خدا کی قدرت کا حیرت انگیز مشاہدہ بظاہر معمولی دوا لیکن کتنا زبردست اور کامیاب تجربہ ہے۔ خدا کی قدرت کا کتنا نمایاں مشاہدہ کہ دیکھ کر حیرت ہوتی ہے۔ وہ لوگ جن کی شادی کو مدت گزر گئی تھی۔ اور اولاد نہیں ہوتی تھی۔ ان میں سے ایک ایک نے مان لیا کہ درحقیقت "دوا محافظ اولاد" میں خدا نے عجیب و غریب تاثیر دی ہے۔ یہ واقعہ ہے کہ "محافظ اولاد" نہایت ہی عجیب دوا ہے۔ اگر میاں بیوی تندرست ہوں۔ اور اولاد نہ ہوتی ہو تو صرف سات دن بلا ناغہ دوا "محافظ اولاد" عورت کو کھلائی سات دن تک مرد کا پرہیز رہے۔ ٹھیک آٹھویں دن اگر پرہیز توڑ دیا جائے تو ٹھیک نو مہینے بعد بچہ پیدا ہوجائے گا۔ یہ وہ تجربہ ہے جو ایک دو پر نہیں بے شمار عورتوں پر صحیح ثابت ہوچکا ہے۔ اور جن کے ہاں شادی کو برسوں گزر گئے تھے اور اولاد نہ ہوتی تھی۔ خدا نے انہیں بھی اس دوا کے ذریعہ سے صاحب اولاد بنا دیا۔ آج وہ زندہ ثبوت ہیں اس بات کا۔ کہ "دوا محافظ اولاد" حمل قائم کرنے کی بہترین چیز ہے۔

منیجر یونائیٹڈ میڈیکل سروس دریا گنج دہلی کو خط لکھ کر منگائیے۔ قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنے (عہ) محصول ڈاک پانچ آنے (۵ر)

(ایجنٹ)

Digitized by Khilafat Library